اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ

باعث رحمت

مجموعہ کلام

(حمد، نعت، منقبت، سلام)

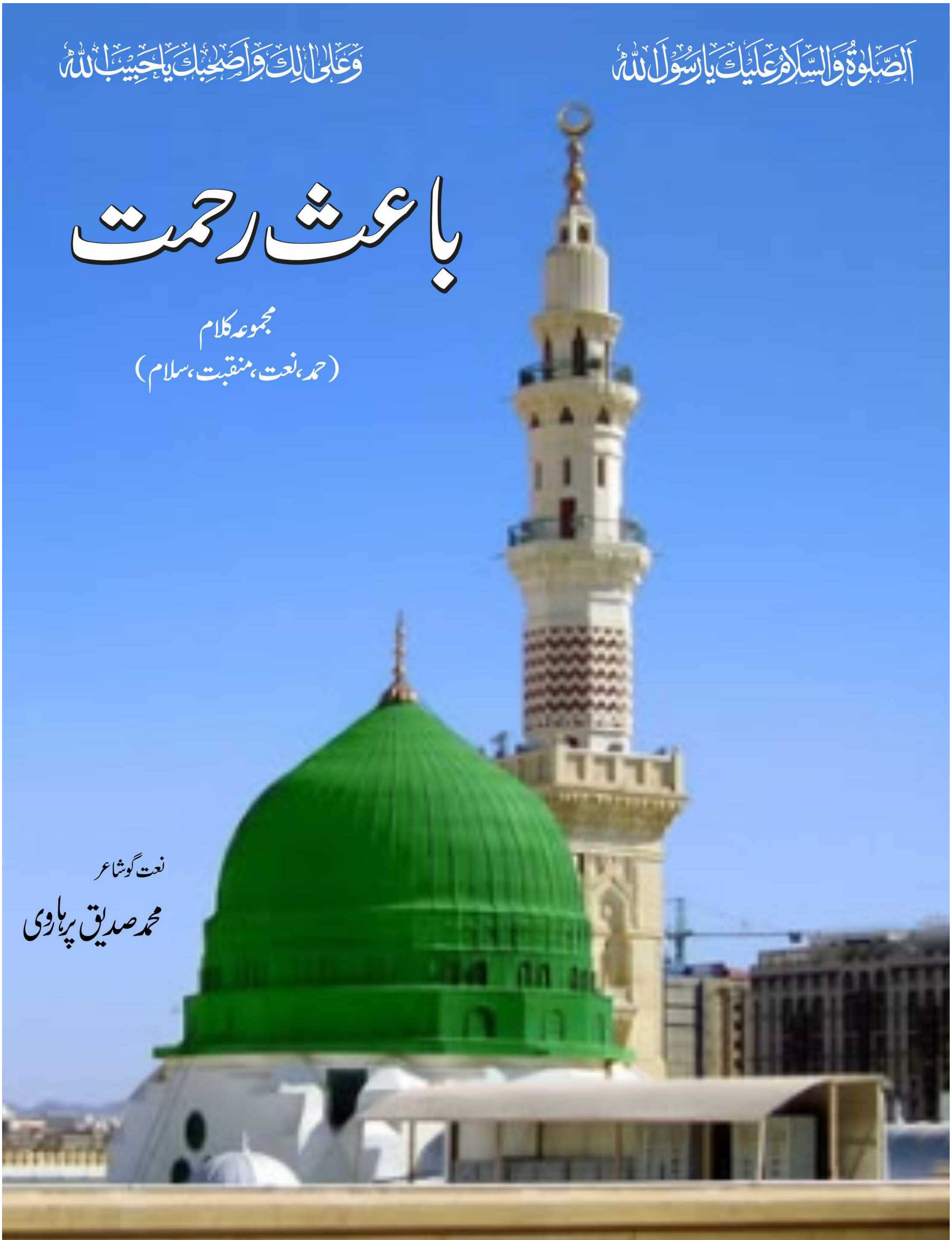

نعت گوشاعر

محمد صدیق پرہاروی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

تاجدارختم نبوت ،رحمت دوجہاں ،شفیع امت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں دلنشین نعتوں ،صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ،اہلبت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین اورغوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خوبصورت منقبتوں کا بہترن مجموعہ

باعث رحمت

نعت گوشاعر

محمد صدیق پرہاروی

انتساب

پیر سید خورشید احمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ، والد محترم قاری حافظ محمد موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ، اساتذہ کرام مولوی محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ، ممتاز نعت گو شاعر قاری ممتاز احمد باروی اور بلبل چمنستان رسالت محمد سمیع اللہ قریشی صابری کے نام جن کی پرخلوص توجہ، تربیت اور شفقت بھری راہنمائی نے نعتیں اور منقبتیں لکھنے کے قابل بنایا۔

ایک ضروری بات

نعت و منقبت لکھنے کے لیے ادب سب سے زیادہ ضروری ہے۔ نعت میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہونا چاہیے کہ جس کے مثبت اور منفی دونوں معنی ہوں۔ اس لیے میں نے اپنی طرف سے کوشش کی ہے کہ نعتوں اور منقبتوں میں اعلیٰ سے اعلیٰ لفظ استعمال کیا جائے۔ قارئین میں سے اگر کسی کو کسی بھی کلام میں غیر معیاری لفظ دکھائی دے تو وہ اس کی نشاندہی کر سکتے ہیں تصدیق کے بعد اصلاح کر دی جائے گی۔ اس کے علاوہ میں نے کوئی بھی کلام کسی گانے وغیرہ کی طرز پر نہیں لکھا اگر کوئی نعت خواں گانے کی طرز پر میرا کوئی کلام پڑھے تو وہ خود اس کا ذمہ دار ہوگا۔

شاعر اسلام

محمد صدیق پرہاروی

قدرت تیری　　　کلام　　　محمد صدیق پر ہاروی

رحم فرما رحیم ہے تو کریم ہے کرم کر
دور رہیں گناہوں سے کرتے رہیں نیکیاں زندگی بھر

دیتا ہے توفیق مانگنے کی دعائیں قبول کرتا ہے
نوازشیں بھی تیری ہیں عنائتیں بھی تیری ہم پر

مالک بھی تو، خالق بھی تو، رازق بھی تو
یکتا ہے ذات صفات میں نہیں تیرا ہم سر

ایمان صرف زبان تک محبت نمائشی عشق کے دعوے
عشق، عقیدہ، ایمان سب کچھ ہے ہمارا مال وزر

رہتا ہے مکاں لامکاں میں سر عرش تیری کرسی
کعبہ بیت اللہ، قلب مومن مسکن مسجد تیرا گھر

ہر چیز میں قدرت تیری ہر امتحان میں نصرت
تیرے ہی کرم سے ڈوبنے والے جاتے ہیں تر

بخش دے خطائیں ہماری واسطہ تجھے تیرے حبیب کا
آتے ہیں دہلیز مصطفی پہ سمجھ کر تیرا در

ایسا بنا ہمیں پسند آئیں تجھے تیرے محبوب کو
بخشش کی امید بھی رہے دل میں تیرا ڈر

تجلی تیری سامنے ہو میرے رخ مصطفی بھی ہو
بات بن گئی اس حال میں گئے ہم مر

دعا ہے صدیقؔ کی ہمارے وطن کو اماں ملے
بڑھتا ہی جا رہا ہے آئے روز فساد شر

مقام محمود   کلام   محمد صدیق پرہاروی

زباں پہ جس کی درود ہوتا ہے
کہیں بھی ہو مدینے موجود ہوتا ہے

اس کی سوچوں میں وسعت ہی نہیں
جو کہے قدرتی خزانہ محدود ہوتا ہے

مصروف ہے جبیں جس کی سجدوں میں
راضی ایسے مسلمان پر مسجود ہوتا ہے

مقام مصطفی کی بلندیاں جب دیکھنا چاہوں
سامنے نظروں کے مقام محمود ہوتا ہے

حج کریں ادا چاہے جائیں عمرہ کرنے
گنبد خضریٰ کا دیدار مقصود ہوتا ہے

بھول جائے دورود بھیجنا رسول پاک پر
جنت جانے کا راستہ مسدود ہوتا ہے

حبیب کبریاء کی جو عظمتیں نہیں مانتا
اللہ کی بارگاہ میں مردود ہوتا ہے

درود و سلام سے جو معمور نہ رہے
اس بخیل کا دل زنگ آلود ہوتا ہے

کرتے ہیں خوب چرچے ہم سرکار کے
عبادت کے لائق رب معبود ہوتا ہے

رہتے ہیں جو میلاد منانے سے گریزاں
ان کے نصیبوں میں جمود ہوتا ہے

بھیجئے صدیقؔ درود نبی پر بے شمار
لطف و کرم ان کا لامحدود ہوتا ہے

بصد احترام　　　　　کلام　　محمد صدیق پرہاروی

دن رات پڑھنا، صبح و شام پڑھنا
لمحہ لمحہ درود پڑھنا سلام پڑھنا

تنہائی میں، بزم میں، محفل میں
ہر گھڑی ساعت ہر مقام پڑھنا

بیٹھ کر ادب سے محبت سے
کھڑے ہو کر بصد احترام پڑھنا

مسجد میں، گھر میں سفر میں
دل ہی دل میں سر عام پڑھنا

مقصد زندگی ہے یہی مصرف زندگی
نعت نبی لکھنا، نعتیہ کلام پڑھنا

ابتداء ہو روزانہ تمہارے معمولات کی
نماز فجر درود و قرآن با اہتمام پڑھنا

بیٹھے ہوئے ، اٹھتے ہوئے ، چلتے ہوئے
اول وآخر ہر نیک کام پڑھنا

نعت سے پہلے اذان کے ساتھ
میلاد و جمعہ کے بوقت اختتام پڑھنا

خوشیوں کے پر کیف لمحات میں
دور کرنے کو رنج وآلام پڑھنا

پڑھ رہے ہیں رب اور فرشتے
ہمیشہ سلام مومنو درود دوام پڑھنا

محبت رسول کا تقاضا ہے صدیقؔ
درود نبی پر وقت تمام پڑھنا

لطف زندگی کلام مولانا حامد علی خان رحمۃ اللہ تضمین محمد صدیق پرہاروی

جو تیری یاد میں محفل سجایا نہیں کرتے میلاد کی بزم میں کبھی بھی آیا نہیں کرتے
تیری الفت میں جو لو لگایا نہیں کرتے حقیقت میں وہ لطف زندگی پایا نہیں کرتے
جو یاد مصطفی سے دل کو بہلایا نہیں کرتے

کرتے ہیں صبر وہ شور مچایا نہیں کرتے چوٹ لگے انہیں کسی کو بتلایا نہیں کرتے
دکھڑا اسنا نے کسی کے پاس جایا نہیں کرتے زباں پر شکوہء رنج والم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

اس در کے سوا کہاں ملتا ہے بے مانگے دکھاؤ ایسی جگہ ہمیں جہاں ملتا ہے بے مانگے
چلو چلیں دیار مصطفی وہاں ملتا ہے بے مانگے یہ دربار محمد ہے یہاں ملتا ہے بے مانگے
ارے ناداں یہاں دامن کو پھیلایا نہیں کرتے

جھکتے ہیں سر شاہوں کے اسی چوکھٹ پر بن جاتی ہے ہر ایک کی بگڑی چوکھٹ پر
بڑی چاہتوں سے پہنچا ہے ابھی چوکھٹ پر ارے او نا سمجھ قربان ہو جا ان کی چوکھٹ پر
یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

گزریں ریاض الجنۃ میں ان لمحوں کا کیا کہنا ملتے ہیں در رسول سے ان ٹکڑوں کا کیا کہنا
بٹ رہی ہے جو خیرات وسعتوں کا کیا کہنا یہ دربار رسالت ہے یہاں اپنوں کا کیا کہنا
یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے

لوٹاتے نہیں خالی علی اور بتول ایسے ہیں   محافظ دین کے اہلبیت رسول ایسے ہیں
نہیں رکھتے دل میں کوئی ملول ایسے ہیں   محمد مصطفی کے باغ کے سب پھول ایسے ہیں
جو بن پانی کے تر رہتے ہیں مرجھایا نہیں کرتے

کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا ان کا کوئی حاسد   رشک کرتے ہیں ان کی قسمت پر سب زاہد
دھنی ہیں مقدر کے سکندر صدیق خدا شاہد   جو ان کے دامن رحمت سے وابستہ ہیں اے حامد
کسی کے سامنے وہ ہاتھ پھیلایا نہیں کرتے

محبوب میرے کلام ناصر حسین چشتی تضمین محمد صدیق پرہاروی

الفت رسول لو دل میں بسا اور زیادہ بلند کرتے رہو درودوں کی صدا اور زیادہ
ہو گی تم پر اللہ کی عطاء اور زیادہ ہو جاؤ قریب ان کے ذرا اور زیادہ
ہو جائے گا نزدیک خدا اور زیادہ

کرتا ہی رہوں فرض محبت یوں ادا میں پوچھا جب خالق نے کیا کرتا رہا میں
سنا دوں گا نعت رسول روز جزاء میں جی بھر کے کروں محمد کی مدح وثناء میں
یارب تو میری عمر بڑھا اور زیادہ

عزت بخشی ہے ڈال کر رحمت کی ردائیں ملتی ہیں دربار مصطفی سے مجرموں کو جزائیں
رب فرمایا خطا کار در محبوب پر چلے آئیں ہم جوں جوں خطاؤں پہ کریں اور خطائیں
بخشش کی وہ کرتے ہیں دعا اور زیادہ

بلا لیا ہے آقا نے قسمت پہ اپنی جھومو شہر نبی کی گلیوں میں ادب سے گھومو
جاؤ گے مالا مال ہو کر دنیا کے محرومو روکیں گے دربان کہ جالی کو نہ چومو
آئے گا غلاموں کو مزہ اور زیادہ

فرمائیں گے انبیاء کسی اور کے پاس جائیں کہیں گی سب امتیں یارسول اللہ آج بچائیں
رب فرمائے گا محبوب میرے سر کو اٹھائیں دوڑیں گے فرشتے ہمیں دینے کو سزائیں
سینے سے لگا لیں گے پیا اور زیادہ

تمنا ہے صدیقؔ کے سینے میں میرے مولا　　　　بیٹھ کر عشق کے سفینے میں میرے مولا

دیکھیں گنبد خضریٰ اسی مہینے میں میرے مولا　　　　مدفن بنے ناصرؔ کا مدینے میں میرے مولا

جنت کی وہاں لگتی ہے ہوا اور زیادہ

خوب لقب　　　کلام　　　محمد صدیق پرہاروی

تیرے ٹکڑوں کے بغیر پلتا نہیں کوئی　　　شان میں تمہی سے بڑھتا نہیں کوئی
نہ مانے تجھے ہمارا لگتا نہیں کوئی　　　اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

بیٹا نہیں ہے اللہ، اللہ کا بیٹا نہیں کوئی　　　ملتی ہے در سے تیرے خیرات دیتا نہیں کوئی
شان میں آپ سا رب نے بھیجا نہیں کوئی　　　تم سا تو حسیں آنکھ نے دیکھا نہیں کوئی
یہ شان لطافت ہے سایہ نہیں کوئی

لامکاں تک رسائی ہے اس فرش نشیں کو　　　جھکاتے ہیں عشاق اس در پہ اپنی جبیں کو
رشک ہے اس کی قسمت پر عرش بریں کو　　　اعزاز یہ حاصل ہے تو حاصل ہے زمیں کو
افلاک پہ تو گنبد خضریٰ نہیں کوئی

رہا ہے ایک وقت تک دنیا میں تیرا راج　　　آ گیا ہے اب میرے پاس عظمتوں کا تاج
تھی وہ تیری شان یہ میری سن لے آج　　　یہ طور سے کہتی ہے ابھی تک شب معراج
دیدار کی طاقت ہو تو پردہ نہیں کوئی

پکاریئے محبوب کو خوب سے خوب لقب سے　　　مانا کہ محبت ہے تجھے شاہ عرب سے
پہنچا ہے اس در پہ کیسے ہی سبب سے　　　اے ظرف نظر دیکھ مگر دیکھ ادب سے
سرکار کا جلوہ ہے تماشا نہیں کوئی

عزیز ہے ہمیں نشان آقا کے مبارک قدم کا   جاتا نہیں کہیں اور گدا شاہ امم کا
ہوتا ہے وہاں جلوہ تاج دار حرم کا   ہوتا ہے جہاں ذکر محمد کے کرم کا
اس بزم میں محروم تمنا نہیں کوئی

کھلا ہے ہمارے لیے رحمت کا دروازہ   یکجا رہے حشر تک امت کا شیرازہ
نہیں ہے اگرچہ صدیقؓ خطاؤں کا اندازہ   سرکار کی رحمت نے مگر خوب نوازا
یہ سچ ہے کہ خالد سا نکما نہیں کوئی

محبت تیری۔۔۔۔کلام۔۔۔۔۔حسن رضا خان۔۔۔۔۔تضمین۔۔۔۔۔۔۔۔۔محمد صدیق پرہاروی

جلوہ گر ہے دلوں میں محبت تیری بٹ رہی ہے کونین میں نعمت تیری
چھائی ہوئی ہے کائنات پر رحمت تیری اللہ اللہ شہہ کونین جلالت تیری
فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری

یوں ہی نہیں در شاہوں کے ہم چھوڑ آئے لیے ہوئے کاسہ گدائی سب کشکول توڑ آئے
دنیا کے ہر خزانے سے ہم منہ موڑ آئے جھولیاں پھیلائے ہوئے بے سمجھے ہی نہیں دوڑ آئے
ہم کو معلوم ہے دولت تیری عادت تیری

داور محشر کے بعد تو ہے روز جزا کا مالک شرق غرب عرب و عجم ارض و سما کا مالک
پیاری پیاری اداؤں ابتداء سے انتہا کا مالک تو ہی ہے ملک خدا ملک خدا کا مالک
راج تیرا ہے زمانہ میں حکومت تیری

قسمت پہ اپنی امت تیری ناز کرتی ہے واسطے سے ہی تیرے معرفت خدا ملتی ہے
اک ہی اشارے سے بگڑی ہوئی سنورتی ہے مجمع محشر میں گھبرائی ہوئی پھرتی ہے
ڈھونڈنے نکلی ہے مجرم کو شفاعت تیری

غم فراق میں آہیں بھرتے ہیں اللہ اللہ دیدار کے شوق میں مرتے ہیں اللہ اللہ
تصور میں محبوب کے دن گزرتے ہیں اللہ اللہ دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ
یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری

سچ ہے صدیقؔ ہماری خطاؤں کی نہیں حد لیکن　　　　گامزن ہیں جن پر ان راہوں کی نہیں حد لیکن

ہو چکی ہیں واجب سزاؤں کی نہیں حد لیکن ہم نے مانا کہ گناہوں کی نہیں حد لیکن

تو ہے ان کا تو حسنؔ تیری ہے جنت تیری

تقاضائے ادب　　کلام　　حسن رضا خان　　تضمین　　محمد صدیق پرہاروی

قابل رشک ہے جو تجھ سے شناسائی ہو　　تصورات نے مل کر تری بزم سجائی ہو
ایک ساتھ رہیں ہم ہماری کبھی نہ جدائی ہو　　دل میں ہو یاد تیری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

سامنے میرے رخ انور ہو اجل آئی ہو　　کلمہ طیبہ زبان پر ہو اجل آئی ہو
محبتوں کا اتنا اثر ہو اجل آئی ہو　　آستانہ پہ تیرے سر ہو اجل آئی ہو
اور اے جان جہاں تو بھی تو تماشائی ہو

نہیں پائی کسی نے بھی اس سے بڑی راحت　　نہیں ہے میسر کسی اور جگہ پہ ایسی راحت
متلاشی ہیں سب سکون کے چاہتے ہیں سبھی راحت　　اس کی قسمت پہ فدا تخت شاہی کی راحت
خاک طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو

میرے مصطفی کا ملا جواب نہیں عالم کو　　محبوب کی موجودگی ہوتا عذاب نہیں عالم کو
چھپے ہیں عالم سے حجاب نہیں عالم کو　　اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

عطاء کرتے ہیں امت کو رب سے لیکے　　رحمت دو جہاں بن کر آئے رسول میرے
بھیجو درود ان پہ سلام بھیجو شام سویرے　　آج جو عیب کسی پر نہیں کھلنے دیتے
کب وہ چاہیں گے میری حشر میں رسوائی ہو

خدا فرمایا نبی سے کوئی آگے نہ بڑھے　　تقاضائے ادب ہے پاؤں کسی کا نہ پڑے
ہم عاصیوں پہ قائم ان کا سایہ رہے　　یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے
ایسے یکتا کے لیے ایسی ہی یکتائی ہو

امت کی بخشش کے لیے طویل ہیں قیام سجدے　　جاں کے دشمنوں کو معاف کیا نہیں لیے بدلے
پھیلے ہوئے ہیں چار سو جود و سخا کے چرچے　　کبھی ایسا نہ ہوا ان کے کرم کے صدقے
ہاتھ کے پھیلنے سے پہلے نہ بھیک آئی ہو

گزریں یادِ نبی میں صدیقؔ باقی ہیں جتنی سانسیں　　چھپ جائیں عیب سب کے اپنے من میں جھانکیں
ملے درد مند ایسا درد اپنے جس سے بانٹیں　　بند جب خواب اجل سے ہوں حسنؔ کی آنکھیں
اس کی نظروں میں تیرا جلوہ زیبائی ہو

تضمین بر منقبت امام عالی مقام علیہ السلام   محمد صدیق پرہاروی

دشت کربلا میں اپنے خیمے لگا دیے ہیں   ہوش یزیدیوں کے پل میں اڑا دیے ہیں
قوت استقامت سے کوہ ستم گرا دیے ہیں   سیّد نے کربلا میں وعدے نبھا دیے ہیں
دین محمدی کے گلشن کھلا دیے ہیں

سن کر مظالم سکتے میں ہے عالم انسانی   دشمن حسین کے لیے تھی ہر چیز کی فراوانی
دیکھ کر جسے یاد آتے ہیں محبوب سبحانی   دین نبی پہ واری اکبر نے بھی جوانی
عباس نے بھی اپنے بازو کٹا دیے ہیں

نہ رکے نہ تھمے چاہے جبر کے سلسلے   برستے تیروں میں شبیر کے حوصلے بلند رہے
تیر پھینکا اعداء نے معصوم اصغر واسطے   اک بچ گیا تھا غنچہ اس کو بھی پیش کر کے
سیّد نے جھاڑ کے یوں دامن پھیلا دیے ہیں

بوقت روانگی ساتھ چلنے کو التجائیں پسارتی تھی   جلا کر چراغ روضے پر فرض اتارتی تھی
بھائی کے انتظار میں دن اپنے گزارتی تھی   منہ کر کے سوئے کوفہ صغریٰ پکارتی تھی
کیا تو نے سارے اکبر وعدے بھلا دیے ہیں

تھے زمین کربلا کے ذرے حدت سے دہکتے   آل نبی سے محبت کرنے والے کبھی نہیں بہکتے
یادو ذکر میں ان کے رہتے ہیں پرندے چہکتے   زینب کے باغ میں بھی جو دو پھول تھے مہکتے
زینب نے وہ بھی دونوں راہ خدا دیے ہیں

اپنی موت آپ مر گئے یزید شمر کے نخرے — کیا جانیں عظمت اس گھرانے کی بے قدرے
ختم کیے ابن حیدر نے اسلام کو خطرے — تنویر حیدری نے دے دے کے لہو کے قطرے
کرب و بلا کے ذرے ہیرے بنا دیے ہیں

کوئی کمی نہیں تھی سفاک کے ستم میں حافظ — سکھا گئے صدیقؔ صبر کرنا رنج والم میں حافظ
لازوال استقامت حسین کے قدم میں حافظ — بخشش ہے اس کی لازم سیّد کے غم میں حافظؔ
دو چار آنسو جس نے رو کر بہا دیے ہیں

حیات تیری   کلام   محمد صدیق پرہاروی

تلاوت قرآن سے معلوم ہوا پڑھتا ہے خدا نعت تیری
خوشبو ہے میرے لفظوں میں زباں میری ہے بات تیری

مشہور ہے سوال جابر کا دربار نبوت میں تحقیق ہوئی   کچھ بھی نہ تھا کہیں بھی نور مصطفی کی تخلیق ہوئی
مصروف ہوئے حمد و ثناء میں جس کو جتنی توفیق ہوئی   جدا نہیں کوئی کسی سے جانے کب یہ تفریق ہوئی
لوح پر حکم کبریاء سے لکھیں قلم نے تفصیلات تیری

بنے جس سے عرش و کرسی میرے رسول کا نور ہے   بہشت شرم عشق ہوئے پیدا خلق عالم ارواح شعور ہے
سورج چاند ستارے روشن ہوئے لوح قلم بیت المعمور ہے   بزم جہاں سجائی تیرے لیے تو محبوب رب غفور ہے
بچھائی زمیں رب خیمے لگائے مکاں سے لامکاں کائنات تیری

چاہتے ہیں بھلائی سب کی اسی لیے رحمت لقب تیرا   دیتی ہے گواہی تیری سیرت خلق عظیم ہے منصب تیرا
کامیاب ہے دونوں جہاں میں دل سے کرے ادب تیرا   مواحد ہیں سب آباء تیرے پاک ہے شرکوں نسب تیرا
نہیں گزاری کسی نے زندگی بسر ہوئی جیسے حیات تیری

میرے نبی کی عنائتوں کا کوئی جواب نہیں حساب نہیں   تیرا حسن و جمال دیکھنے کی کسی بشر میں تاب نہیں
موجود ہیں آپ امت میں ہوتا عاصیوں پر عذاب نہیں   اجڑے ہوئے دل سنور گئے اس سے بڑا انقلاب نہیں
بعد از خدا سب سے زیادہ ہیں کمالات تیرے صفات تیری

مل گیا سرور کونین تجھے دائی حلیمہ زہے نصیب تیرے　　نزدیک ہوئی گھر آمنہ کے رحمت رب ہوئی قریب تیرے
آمد رسول کی برکتوں سے بدل گئے حالات غریب تیرے　　نہیں آئیں گی یہاں پریشانیاں رہتے ہیں گھر طبیب تیرے
خوش بخت ہے جہاں میں بڑھائی محبوب نے اوقات تیری

کام آئیں گی نہ نمازیں الفت نبی گر شامل نہیں　　بغض رکھے اہلبیت سے جنت جانے کے قابل نہیں
ہے جسے صحابہ سے عداوت ایمان اس کا کامل نہیں　　محبوب نہیں محبوب خدا تو عبادتوں سے کچھ حاصل نہیں
میلاد منا صدیقؓ سیرت اپنا اسی میں ہے نجات تیری

مدح سراء　　کلام　　محمد صدیق پرہاروی

مدح سراء میرے نبی کا جبریل بھی ہے حسان بھی ہے
نعت ہے عشق نبی کا نسخہ بخشش کا سامان بھی ہے

ہیں پھیلے ہوئے ہر سو چرچے توریت میں انجیل میں
ہے توصیف سرکار کی زبور میں مظہر اس کا قرآن بھی ہے

جب بھی ان کی نعت پڑھی ہے مسرور ہوئے عشاق رسول
مچی ہے دھوم ان کی ہر لحہ ورفعنا لک ذکرک اعلان بھی ہے

بتلا دو مشتاق نبی کو دیدار ان کا ہو ہی جائے گا
ہوتے ہیں جلوہ گر ہر میلاد میں انا جلیس فرمان بھی ہے

و ما رمیت اذ رمیت کی قوت ہے یداللہ کے ہاتھوں میں
افعال خدا ہیں افعال محمد محبت کا یہ عنوان بھی ہے

نہیں ہے حسن عمل پاس کوئی آس ہے تو بس یہی
ہو گی بخشش شفاعت سے ان کی یقین بھی ایمان بھی ہے

کریں گے حشر میں آقا مشکل کشائی بتلائیں گے فرشتوں کو
پڑھتا رہا ہے صدیقؔ درود مجھ پر یہ میرا ثناءخوان بھی ہے۔

روشن دل　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

میلاد نبی کا مناتے رہیں گے
محفلیں یوں ہی سجاتے رہیں گے

لگا کر جھنڈے بتایا جبریل نے
یوم حشر تک لہراتے رہیں گے

گونجتی رہیں گی نعتوں سے فضائیں
محبت بھرے نعرے مہکاتے رہیں گے

جشن ولادت میں آنے والوں کی
فرشتے روزانہ فہرستیں بناتے رہیں گے

نوازتے ہیں اپنی آمد سے آقا
راہوں میں آنکھیں بچھاتے رہیں گے

ہوتی ہیں نازل انوار کی بارشیں
برکتوں سے فائدے اٹھاتے رہیں گے

ملے گی جنت ضرور ان کو
اشک یادِ مصطفی بہاتے رہیں گے

ہو جائیں گے روشن دل ہمارے
شمعیں صدیقؓ ایسی جلاتے رہیں گے

طبیب امت   کلام   محمد صدیق پرہاروی

بھیجا محبوب کو محب نے بڑے ہی اہتمام کے بعد
جتایا ہے احسان کبریاء موءمنوں پر اسی کام کے بعد

اٹھا خمیر صدیق، عمر کا خمیر مصطفی کے آس پاس
ختم ہوئے شک سارے گنبد خضریٰ میں آرام کے بعد

ہوئی قبول توبہ آدم کی جب دیا واسطہ محمد کا
دیکھا ہے یہ اسم لکھا ہوا تیرے نام کے بعد

مت آگے بڑھو میرے رسول سے فرمایا ہے قرآن میں
اقتداء یہی ہے چلیے پیچھے پیچھے رہیے امام کے بعد

ناکام بنائی فرشتوں نے سازش ادب نہ کرنے کی
الجھ پڑے آپس میں کافر کر کے احترام کے بعد

کیجئے ذکر خدا ذکر نبی ہر گھڑی ہر ساعت ہر لمحہ
بعد صبح قبل شام صبح سے پہلے شام کے بعد

پڑھا نہ جائے درود جس محفل میں قبول نہیں ہوتی
پسند ہے اللہ کو ختم ہو صلوٰۃ وسلام کے بعد

دور رہیں گی بیماریاں سب کریں احتیاط غذاؤں میں صدیقؔ
فرمان طبیب امت ہے مت پیجئے پانی طعام کے بعد

دولت عشق   کلام   محمد صدیق پرہاروی

سرکار مدینہ کا جو میلاد مناتے ہیں
قسم اللہ کی نصیب اپنا بناتے ہیں

محفل میں میلاد کی ضرور آیا کرو
آنے والوں کی فرشتے حاضری لگاتے ہیں

رہتی ہیں سدا بہاریں دل میں ہمارے
دل میں یاد اپنے نبی کی بساتے ہیں

رحمتیں رب کی برستی ہیں ہمیشہ وہاں
جہاں بھی دیوانے محفل میلاد سجاتے ہیں

ہو رہا ہے اضافہ محفلوں میں میلاد کی
رب فرمایا چرچے روز ہم بڑھاتے ہیں

کرتے ہیں لوگ اور بہت سی کمائیاں
دولت عشق ہم محفلوں میں کماتے ہیں

رسول کریم کی ثناء کرنے والوں کو
در اقدس پہ اپنے آقا بلاتے ہیں

میلاد کی خوشی میں خرچ کرنے والا
رفیق جنت میرا صدیق اکبر فرماتے ہیں

کریم ہیں رحیم ہیں لجپال میرے آقا
مجرموں کو دامن میں اپنے چھپاتے ہیں

جھومتی رہتی ہیں فضائیں بھی ہوائیں بھی
پرچم میلاد کے جیسے جیسے لہراتے ہیں

میلاد مصطفی منانے کے انعام میں صدیقؔ
رسول پاک غلاموں کو دیدار کراتے ہیں

بھینی خوشبو　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

جشن آمد رسول منایا کرو انوار کی بارش برستی ہے
محفل میلاد میں آنے والوں کی قسمت روز سنورتی ہے

دامن خالی لے آتے ہیں جھولیاں بھر بھر جاتے ہیں
نہیں گیا محروم کوئی کبھی تقدیر ہزاروں کی بدلتی ہے

ملیں گی تمہیں برکتیں بڑی ٹلیں گی مشکلیں کڑی کڑی
ذکر نبی کا اعجاز ہے آتش عشق اور بڑھکتی ہے

مطلوب ہے جسے راحت جاں بیٹھے وہ خلوص سے یہاں
رہتے ہیں مضطرب بتاؤ نہیں تسکین دلوں پر اترتی ہے

لائیں گے تشریف پیارے مصطفی راضی ہوجائے گا کبریاء
ہوتے ہیں شامل اولیاء بھی جماعت فرشتوں کی اترتی ہے

قائم رہے محفل کی آبرو ادب سے بیٹھے رہیے باوضو
درود وسلام کی گونج میں خوشبو بھینی بھینی بکھرتی ہے

پھرتے ہیں جتنے صاحب کدورت نہیں ہمیں کسی کی ضرورت

ثناءخوان مصطفی ہوں صدیقؔ دنیا مجھے کیا سمجھتی ہے

میلادِ مصطفیٰ　　　کلام　　　محمد صدیق پرہاروی

منا تا رہے گا زمانہ میلادِ مصطفیٰ کا
روزانہ ہفتانہ ماہانہ سالانہ میلادِ مصطفیٰ کا

کبریاء نے منایا ہے انبیاء نے منایا
ہے اولیاء کا ترانہ میلادِ مصطفیٰ کا

دعوتوں سے اعلیٰ ہے ضیافت اس کی
اہتمام بھی ہے شاہانہ میلادِ مصطفیٰ کا

کسی عمل پر اپنے فخر نہیں ہمیں
ہے بخشش کا بہانہ میلادِ مصطفیٰ کا

مصروف ہیں عقلمند کاموں میں اپنے اپنے
منا رہا ہے دیوانہ میلادِ مصطفیٰ کا

نہ رہیں گے دنیا کے اور خزانے
بڑھتا رہے گا خزانہ میلادِ مصطفیٰ کا

ورفعنا لک ذکرک وسعت ہے اس کی
فرش سے عرش ٹھکانہ میلادِ مصطفی کا

برستی رہتی ہیں رحمتیں رب کی ہمیشہ
مناتا ہے جو گھرانہ میلادِ مصطفی کا

ملتی ہیں انہیں دعائیں قدم قدم پر
ہوتے ہیں منانے روانہ میلادِ مصطفی کا

پڑھتے رہے اصحاب رسول سرکار کی نعتیں
ہے عمل ہی عاشقانہ میلادِ مصطفی کا

بھر کے جائیں گے دامن صدیقؔ اپنے
سنیں توجہ سے مؤدبانہ میلادِ مصطفی کا

بڑی دولت　　　　　کلام　　　　　محمد صدیق پرہاروی

محفل میلاد کی سجائی ہے سجاتے رہیں گے
یادِ محبوبِ خدا منائی ہے مناتے رہیں گے

فرمایا ہے رب کریم نے قرآن پاک میں
عظمت مصطفی کی بڑھائی ہے بڑھاتے رہیں گے

خوش نصیب ہیں در رسول پر آنے والے
امت آقا نے بلائی ہے بلاتے رہیں گے

کرم ہے میرے کریم کا ہم سب پر
بگڑی ہوئی بات بنائی ہے بناتے رہیں گے

بچا کر گمراہی سے جہنم کی آگ سے
مصطفی نے رحمت فرمائی ہے فرماتے رہیں گے

عشق رسول سے بڑی دولت نہیں ہے کوئی
دولت عشق رسول کمائی ہے کماتے رہیں گے

محبت پیارے نبی کی الفت پیارے نبی کی
دل میں اپنے بسائی ہے بساتے رہیں گے

نبی کے عاشقوں نے جشن آمد رسول کی
دنیا میں دھوم مچائی ہے مچاتے رہیں گے

قبول ہیں نیکیاں کی جائیں حب رسول میں
یہی بات تمہیں سمجھائی ہے سمجھاتے رہیں گے

ملے ہیں مل رہے ہیں رتبے بڑے بڑے
قسمت غلاموں کی چمکائی ہے چمکاتے رہیں گے

زہے نصیب ملا ہے یہ اعزاز ہمیں صدیقؔ
نعت نبی کی سنائی ہے سناتے رہیں گے

قربِ حبیب کلام محمد صدیق پرہاروی

ملتا ہے کیا میلاد میں محفل میں آ کے دیکھ
ہوتی ہیں کیسی نوازشیں میلاد نبی کا منا کے دیکھ

میلاد کی خوشی میں اک ہم ہی نہیں سجاوٹ کرتے
اللہ نے کیا ہے آسماں پر چراغاں نظریں اٹھا کے دیکھ

کریم ہے بڑا رحیم ہے بخش دے گا خطائیں تیری
کبھی بارگاہ میں اس کی اشک ندامت بہا کے دیکھ

محفوظ رہیں گی حملوں سے مائیں بہنیں تیری بیٹیاں
سروں پہ ہر وقت ان کے چادر پہنا کے دیکھ

کوئی کمی نہیں آئے گی تیرے رزق میں کبھی بھی
لنگر سرکار دو عالم کے میلاد کا پکا کے دیکھ

ختم ہو جائیں گی پریشانیاں دنیا اور روز محشر میں
محبت پیارے نبی کی اپنی اولاد کو سکھا کے دیکھ

برستی رہیں گی رحمتیں ہمیشہ رہیں گی برکتیں خوشحالیاں
گھر میں اپنے محفل میلاد مصطفی کی سجا کے دیکھ

پھیل جائے گی ہر سو جہاں میں امن کی روشنی
شمع حب رسول کی گھر گھر میں جلا کے دیکھ

عطا کر دے گا اللہ تجھے دونوں جہاں میں بلندیاں
اطاعت رسول میں رب کے آگے سر جھکا کے دیکھ

مل جائے گا جنت میں ضرور تجھے قربِ حبیب کبریاء
بھیجتا رہے مسلسل درود و سلام یہی بزم اپنا کے دیکھ

دور ہو جائیں گی سب تاریکیاں تیرے دل سے صدیقؔ
یاد محبوب کریم کی دل میں اپنے بسا کے دیکھ

حب حبیب   کلام   محمد صدیق پرہاروی

یادِ رسول میں جو مچلتے رہیں گے
مقدر ان کے بنتے سنورتے رہیں گے

منائی جائے گی محفل میلاد جہاں بھی
فرشتے رحمت کے وہاں اترتے رہیں گے

بھیجتے ہیں درود و سلام جو مصطفیٰ پر
چہرے ایسے مسلمانوں کے چمکتے رہیں گے

حاصل ہیں جنہیں سہارے لجپال نبی کے
گرنے سے پہلے ہی سنبھلتے رہیں گے

ذکر رسول پاک میں یاد رسول پاک میں
دن ہماری زندگی کے گزرتے رہیں گے

دور رہتے ہیں جو دامن محبوب سے
در بدر یوں ہی بھٹکتے رہیں گے

رہیں گے ہر دور میں مسلمان ایسے
دین پیارے مصطفیٰ کا سمجھتے رہیں گے

زباں پہ رہے گی نعت رسول کی
حب حبیب میں دل دھڑکتے رہیں گے

بچھاتے ہیں پر فرشتے ان کی راہ میں
برائے حصول علم جو نکلتے رہیں گے

جنتی ہے وہ آنکھوں سے جس کی
حب رسول میں آنسو ٹپکتے رہیں گے

سجاتے رہیں گے بزم میلاد مصطفی جو
نصیب ان کے صدیقؔ بدلتے رہیں گے

شوق دیدار　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

ظہور آفتاب رسالت سے پہلے تھے ظلمتوں کے اندھرے چھائے ہوئے
حسن کردار کے اجالوں میں آتے ہیں تاریکیوں کے ستائے ہوئے

وادیءعشق میں رکھ کے قدم حضرت بلال یوں گویا ہوئے
ملکیت ہے جان مصطفی کی دل ہوں ان سے لگائے ہوئے

دیکھ کے پتھر شکم نبوت پر صحابی سے نہ دیکھا گیا
آؤ چلیں سب بر دعوت جابر ہیں سب کی پکائے ہوئے

شوق دیدار میں چھپائی بکری حلیمہ کی جنگل کے شیروں نے
پیش کر کے رسول پاک کو کھڑے تھے سر جھکائے ہوئے

عرش بھی کہوں قلب موءمن کو مدینہ بھی کہہ کر پکاروں

جلوہ گر ہیں اس میں مصطفی رب کائنات ہے سمائے ہوئے

قابل نہیں ہیں ہم کسی رعایت کے کردار ہی کچھ ایسے ہیں
بطفیل رحمت حبیب کبریاءرب ہے تباہی سے بچائے ہوئے

معیار محبت صدیقؓ دیکھیے سرور کونین کا احساس امت عاصی دیکھیے

اٹھے گی جب اپنی قبروں سے بوجھ گناہوں کے اٹھائے ہوئے

نعمتِ سخن　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

رب کریم جس پہ انعام کرے
محفل میلاد کا وہ اہتمام کرے

رہے گی گھر اس کے سلامتی
باہر سے جب آئے سلام کرے

بھیجتے ہیں درود رب اور فرشتے
وظیفہ یہی روزانہ صبح وشام کرے

ملی ہے نعمت سخن وقلم جسے
محبت رسول دہر میں عام کرے

اشک زین العابدین کا صدقہ اللہ
دور سب کے رنج وآلام کرے

بڑھتا ہے باہمی محبت کا رشتہ
کرے بڑا شفقت چھوٹا احترام کرے

دل میں رہے الفت رسول کی
زبان سے مدحت خیرالانام کرے

قابل تکریم ہے تیرا وہ رہبر
نمازوں میں جس کو امام کرے

سفر زندگی کا اتنا ہے فقط
جیسے مسافر راہ میں قیام کرے

بسم اللہ پڑھے شروع کرتے وقت
جب بھی کوئی جائز کام کرے

خوراک دوپہر کھانے کے بعد صدیقؔ
سنت ہے کچھ دیر آرام کرے

رکاوٹ رستے دی   کلام   محمد صدیق پرہاروی

میلاد منایا کر
محفل سجایا کر

اپڑیں بالاں کوں
قرآن پڑھایا کر

کھلسن نصیب تیڈے
لنگر ورتایا کر

نبی سوہنڑے تے
درود پچایا کر

غم حسین وچہ
ہنجوں وہایا کر

پیو ماء دا
مانڑں ودھایا کر

رکاوٹ رستے دی
ضرور ہٹایا کر

روزانہ پنج واری
سر جھکایا کر

من گالھ میڈی
جھکالا یا کر

ڈکھی لوکاں نال
ڈکھ ونڈایا کر

صدیقؔ آقا دے
مولود سنایا کر

حب رسول دی   کلام   محمد صدیق پرہاروی

فصل عشق نبی دی چھٹ وے
نئیں سکدا کوئی ایکوں پٹ وے

درود مصطفی تے پڑھدا ریہا کر
ویسن مصیبتاں اے ساریاں ہٹ وے

نئیں دل وچہ جے حب رسول دی
ہن نمازاں، عبادتاں، نیکیاں چٹ وے

آوے زبان تے ناں سوہنے دا
پڑھیا کرتو درود فٹ وے

جسم تیڈا اخلاف تیڈے گواہی ڈیسی
نہ چلسی آ محشر وچہ ڈٹ وے

رب دے ڈتے تے خوش رہندن
سو کھا گزر دے صدیقؔ انہاندا جھٹ وے

ایک حقیقت کلام محمد صدیق پرہاروی

دل میں ہے چاہت ان کی ہیں دل میں ہی مکین
دیا ہے لقب جن کو اہل عرب نے صادق اور امین

وطن سے نہیں کس کو محبت مگر یہ بھی ہے ایک حقیقت
رہتا ہے امتی جہاں بھی محبوب ہے اسے مدینے کی زمین

دیکھے ہم نے کئی اہل ذوق رکھتے ہیں بس وہ ایک ہی شوق
دہلیز پہ نبی مصطفی کی جھکائیں ایک دن اپنی یہ جبین

شب و روز رہتی ہے یاد مصطفی مناتے ہیں ہم یوں میلاد مصطفی
سجتی ہے بزم یہ اس گھڑی ہوتے ہیں ہم جب خلوت نشین

درج نہیں کچھ بھی فائل میں الجھا دیا کرکٹ موبائل میں
اپنا کر تہذیب اغیار کیا سے کیا ہو گیا اقبال شاہین

کرتے رہو رکوع و سجود جاری رہے زباں پہ درود
وہ عبادت یہ عقیدت مل جائیں دونوں تو بنتا ہے دین

ہے کرم سب پہ بے پایاں ہیں عنایات صدیقؓ ان کی نمایاں
دیتے نہیں بددعائیں کسی کو بات ہے دیکھو کتنی حسین

پرسش اعمال		کلام		محمد صدیق پرہاروی

کرتا ہے جب کوئی مدحت مصطفی کی
بڑھتی ہے دلوں میں الفت مصطفی کی

ایک پیالے سے پندرہ سو سیراب ہوئے
ہے اس سے زیادہ برکت مصطفی کی

نہیں ہو سکتی شکست کبھی اس کو
مل جائے جس کو نصرت مصطفی کی

سب شعبوں میں میرے نبی مقدم ہیں
قائم ہے رہے گی سبقت مصطفی کی

زہے نصیب صدیق عمر کے ہمیشہ تک
ملی ہے دونوں کو قربت مصطفی کی

پرسش اعمال ہو گی درست ہے مگر
جنت مصطفی کی ہے امت مصطفی کی

جزا سزا تک ہی حشر محدود نہیں
دکھائے گا وہاں خدا عظمت مصطفی کی

حب نبی کے چرچے خوب ہیں صدیقؓ
نظر آئے کردار میں محبت مصطفی کی

سراپا معجزہ   کلام   محمد صدیق پرہاروی

دیکھ کر معجزے نبی کے ہوتا کیوں حیران ہے
غیر ممکن کو ممکن بنانا ان کے لیے آسان ہے

تشریف لائے مصطفی دنیا میں سراپا معجزہ بن کر
کردار بھی معجزہ، گفتار بھی معجزہ، معجزہ قرآن ہے

کنکریوں نے کلمہ سنایا اور شجر چل کر آیا
بضد رہا جہالت پر کوئی لے آیا ایمان ہے

زہر ختم ہوا لگانے سے کنواں میٹھا گرانے سے
اکسیر سے بڑھ کر لعاب دہن کی شان ہے

ید بیضا بھی کیا خوب دیکھا ہاتھ چمکتا تھا
محمد مصطفی کے نور سے روشن ہوا جہان ہے

شکایت کی اونٹ نے مالک چارہ کم ڈالتا ہے
جانتے ہیں سب جانور بھی نبی کتنا مہربان ہے

کتنی عظیم ہے صدیقؓ درگزر کی یہ عمدہ مثال
فاتح مکہ نے کیا عام معافی کا اعلان ہے

قابل اعتبار　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

بلند ہے رہے گا محبوب کا معیار زمانے سے
نہیں چھپا ہوا رسول پاک کا کردار زمانے سے

کیا کیا نہ ستم کیے دشمنوں نے مصطفی پر
بدترین قوم ہیں اس لیے کفار زمانے سے

بکھری ہوئی انسانیت کو اسلام میں یکجا کر کے
ختم کر دیا میرے کریم نے انتشار زمانے سے

دیتی رہیں گی گواہی احادیث کی کتابیں سیرت کی
اعلیٰ ہیں سرور کونین کے جامع افکار زمانے سے

جب بھی تاریخ میں خلق محمد کی بات ہو گی
نہیں ہو سکے گا کبھی بھی انکار زمانے سے

رکھ کے امانتیں اپنی صادق اور امین کے پاس
مانتے دشمن بھی سرکار کو قابل اعتبار زمانے سے

جاتے ہیں جس کی طرف عشق کے سب راستے
پیارا ہے عاشقوں کو وہ کوچہء سرکار زمانے سے

لاتے ہیں تشریف مشکلیں حل کرنے اسی وقت میں
پکاریئے جس وقت نہ ہو کوئی مددگار زمانے سے

زیارت گنبد خضری کا اشتیاق ہی کچھ ایسا ہے
پہنچنا چاہتے ہیں ابھی نہیں ہوتا انتظار زمانے سے

منظر اعلان نبوت کا لے آیئے آنکھوں کے سامنے
اعلان کرنے سے پہلے پوچھا اپنا وقار زمانے سے

اللہ کریم نبی کا خاص کرم ہے تجھ پر
منفرد ہیں صدیقؔ تیرے یہ نعتیہ اشعار زمانے سے

مرکزِ محبت   کلام   محمد صدیق پرہاروی

نعت پڑھتا ہے خود رحمن مصطفی کی
سب سے اونچی ہے شان مصطفی کی

اللہ ہی جانتا ہے حقیقت رسول پاک
نہیں ہوئی کسی کو پہچان مصطفی کی

شان کریمی دیکھیے اس در کی گدائی
کرتے ہیں دنیا کے سلطان مصطفی کی

یٰس ،طٰہٰ ۔مزمل، مدثر، رسول، نبی، شاہد، مبشر
کرتا ہے مدح سرائی قرآن مصطفی کی

بخش دے گا اللہ خطائیں ان کی
اطاعت کرتے ہیں جو مسلمان مصطفی کی

ہماری قسمت ذرا دیکھیے اس دنیا میں
مرکز محبت ہے یہ پاکستان مصطفی کی

رب کریم کی دلیل ہیں نبی میرے
مگر کوئی نہیں ہے برہان مصطفی کی

ظلم سہتے ہوئے جاں نثاروں نے کہا
جسم مصطفی کا ہے جان مصطفی کی

تاثیر ایسی ہے کہ چلا آیا وہ
جس نے بھی سنی اذان مصطفی کی

معاف کر دیتے ہیں دشمنوں کو بھی
طبیعت ہے دیکھو کتنی مہربان مصطفی کی

تلاوت قرآن کر و صدیقؔ اسی یقین سے
فرمان اللہ کا ہے زبان مصطفی کی

خشک کھجور   کلام   محمد صدیق پرہاروی

شاہ مدینہ میرے محبوب الٰہی
دی انبیاء نے تیری گواہی

کچھ نہیں جانتے تھے ہم
بتلائے تو نے اوامرو نواہی

عداوت نہیں ہے کسی سے
کی سب کی خیر خواہی

محو حسرت ہیں ہم یارسول اللہ
بن جائیں مدینے کے راہی

خشک کھجور تیرے عشق پر
قربان دنیا کے تخت شاہی

سیدھا راستہ انہیں دکھادیا
گھیرے ہوئے تھی جنہیں گمراہی

عقیدوں کو ہمارے نظریات کو
بچائے ہوئے ہے نظام خانقاہی

چھوڑ کر دامن مصطفی وہ
کرتے ہیں آپ اپنی تباہی

شریک جرم ہیں وہ بھی
کرتے ہیں جو پشت پناہی

ملی ہے در رسول سے
جس نے جو چیز چاہی

درست ہیں تقاضے صدیقؔ لیکن
ضروری ہے دین سے آگاہی

کثرت خواہشات کلام محمد صدیق پرہاروی

الفت محبوب سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے
در رسول پاک پر قسمت تبدیل ہوتی ہے

درود و سلام کے تحفے نبی پر بھیجنے سے
اللہ کے فرمان مبارک کی تعمیل ہوتی ہے

فہم دین کیلئے ضروری ہے سمجھنا دونوں کا
قرآن میں اجمال حدیث میں تفصیل ہوتی ہے

سامنے ہو جب تمہاری نظروں کے گنبد خضریٰ
زیارت کرو جیسے قرآن کی ترتیل ہوتی ہے

بتائی ہے قرآن پاک نے ہمیں یہ بات
ہر چیز کائنات کی مصروف تہلیل ہوتی ہے

منائی جاتی ہے محفل میلاد مصطفی جہاں بھی
اللہ کی رحمت کی وہاں تنزیل ہوتی ہے

وابستہ ہونے دامن سے رسول کے ملتی ہے عزت
دور رہنے والوں کی رسوائی تذلیل ہوتی ہے

ادب نہ کرنے کی سزا ہے یہ بھی
زندگی بھر کی ساری عبادت تحلیل ہوتی ہے

کثرت خواہشات سے مشکل بنا رکھی ہے زندگی
محدود کرنے سے گزراوقات تسہیل ہوتی ہے

بتائے ہیں سرورکونین نے اصول زندگی صدیقؔ
سیرت محبوب سے انسانیت کی تشکیل ہوتی ہے

حسن اخلاق　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

حبیب رب کی جو ثناء کرتے ہیں
وہ سنت اصحاب ادا کرتے ہیں

رحمت حق ہے ایسے مسلمانوں پر
ہر دم ذکر حبیب خدا کرتے ہیں

مانگنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی
ایک بار جسے سرکار عطا کرتے ہیں

میرے نبی کا حسن اخلاق تو دیکھیے
اپنے دشمنوں کا بھی بھلا کرتے ہیں
علم غیب کا ثبوت ہے یہ دوستو
امت کی بخشش کی دعا کرتے ہیں

جائیں گے جنت میں محشر کے دن
جو محبوب کریم سے وفا کرتے ہیں

دیوانوں کو دوزخ کا خوف ہی نہیں
شفاعت شفیع روز جزا کرتے ہیں

محبت ہے سرکار دو عالم سے جنہیں
مصروف درود و سلام رہا کرتے ہیں

ہے امت کی تعلیم کے لیے ہی وہ کام
جو عمل بھی پیارے مصطفی کرتے ہیں

فرمان رسول ہے بہتر ہیں تم میں
پڑھاتے قرآن جو پڑھا کرتے ہیں

عمل ہے ان کا قرآن پر صدیقؔ
سناتے ہیں جو نعتیں سنا کرتے ہیں

ہماری بخشش   کلام   محمد صدیق پرہاروی

چرچا رسول پاک کا کرتے رہا کرو
امتی ہونے کا حق یوں ادا کرو

پوری ہو جائیں گی مرادیں اور بھی
محبوب کے ہی دیدار کی دعا کرو

سنت مصطفی بھی ہے نعت مصطفی بھی
اسی یقین ایمان سے قرآن پڑھا کرو

وقف ہو کر فروغ عشق رسول میں
اوروں کے ساتھ اپنا بھی بھلا کرو

مانگتے رہے آقا ہماری بخشش کی دعائیں
درود و سلام جاری زباں پہ رکھا کرو

بھٹک جاؤ گے راستہ یہ چھوڑ کر
فرمایا اسی سیدھے راستے پہ چلا کرو

کھا جاتا ہے نیکیاں جیسے آگ لکڑیاں
آگ میں حسد کی نہ جلا کرو

دنیا بھی تمہاری ہوگی عقبی بھی تمہاری
تلاش رب اور رسول کی رضا کرو

دی ہے زبان اللہ نے اسی لیے
ہر وقت حبیب خدا کی ثناء کرو

بیٹھ کر ادب سے محفل میلاد میں
ذکر نبی کریم کا توجہ سے سنا کرو

لکھتا پڑھتا رہے نعت صدیقؔ یا رسول اللہ
تاثیر زبان و قلم میں ایسی عطاء کرو

گلشن مصطفی   کلام   محمد صدیق پرہاروی

رہتے ہیں محبت مصطفی میں جو سرشار روزانہ

سنوارتے ہیں مسلمان وہ اپنا اپنا کردار روزانہ

آتی نہیں گلشن مصطفی میں خزاں کبھی

غنچہ غنچہ پہ ہے رہتی سدا بہار روزانہ

بھیج رہے ہیں درود نبی پر رب اور فرشتے

مومنو بھیجو درود و سلام بار بار روزانہ

یقین ہے جسے لائیں گے تشریف ایک دن

بچھا کر آنکھیں اپنی کرتا ہے انتظار روزانہ

رشک عاشقاں ہیں کرتے زیارت گنبد خضری کی

شمس و قمر، نجوم و فلک اور لیل و نہار روزانہ

کچھ نہیں ملتا در رسول کو چھوڑ کر

بخشتا ہے آنے والوں کو رب غفار روزانہ

ملے گی جنت نیکوکاروں کو سچ ہے لیکن

اعمال پر نہیں ہے شفاعت پر انحصار روزانہ

سب عشاق محبوب کی خواہش ہے ایک یہی

کرتے رہیں آنکھوں سے آقا کا دیدار روزانہ

نہیں پہنچ سکا میدان کربلا میں اہلبیت تک

رہتا ہے اس لیے یہ پانی شرمسار روزانہ

اذان میں نماز میں قرآن میں میلاد میں

ہوتا ہے بلند میرے محبوب کا معیار روزانہ

بناتے ہیں بگڑی ہوئی بنائیں گے بات ہماری

کرم کرتے ہیں صدیقؔ ہم پر سرکار روزانہ

مہکتے پھول　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

دہلیز مصطفی پہ ہیں جو نگاہیں جھکائے ہوئے
خود نہیں آئے ہیں سرکار کے بلائے ہوئے

ابوبکر و عمر کے اور کیا ثبوت عشق ہو
دونوں کو آقا ہیں اپنے ساتھ سلائے ہوئے

اچھی اچھی فصلیں کاشت کرو اس کھیتی میں
پائیں گے وہی ہوں گے جو اگائے ہوئے

نہیں کریں گے پرسش فرشتے یہ کہہ کر
شفیع محشر ہیں دامن میں اپنے چھپائے ہوئے

ہم جیسا احسان فراموش بھی ہوگا کوئی
سب احسان نبی کے ہم ہیں بھلائے ہوئے

نہ جلایئے سکرات میں بیٹے کو ماں بولی
معاف کیا چاہے دل ہے میرا دکھائے ہوئے

شمس وقمر میں نور احمد ہے ستاروں میں
مہکتے پھول ہیں پسینے کی خوشبو چرائے ہوئے

پسند آیا اللہ کو میزبانی کا یہ انداز
مہمان نوازی کی دیا گھر کا بجھائے ہوئے

قریب تھا حسین رو دیتے نانا کے پاس
حاضر ہوگئی ہرنی دوسرا بچہ اٹھائے ہوئے

دو سجدوں کا اعزاز بھی ہے راز بھی
بخشوا کرامت دوزخ سے ہیں چھڑائے ہوئے

جلوہ کریں خواب میں حسرت ہے مدینہ دیکھیں
فرمائیں ٹھہرے رہو صدیق یہاں نعت سنائے ہوئے

الفت رسول　　　کلام　　　محمد صدیق پرہاروی

دل میں جس کے الفت رسول ہوتی ہے
ہر عبادت اس کی ضرور قبول ہوتی ہے

زندگی ہے وہ زندگی گزرے حب نبی میں
نہ ہو اس سے وابستہ فضول ہوتی ہے

دامن مصطفی چھوڑ کر چلا جائے جنت میں
یہی تو سب سے بڑی بھول ہوتی ہے

سجائی جاتی ہے محفل میلاد مصطفی جہاں بھی
رحمت رب تعالیٰ کی وہاں نزول ہوتی ہے

سرور کونین کے میلاد کی محفل سجانے سے
گھر میں رزق میں برکت حصول ہوتی ہے

گزرتے ہیں امن سے ایام زندگی ان کے
پنجگانہ تلاوت قرآن جن کی معمول ہوتی ہے

نہیں رہتا سماج میں اس کا وقار کوئی
بات بات جس کی بے اصول ہوتی ہے

آ جاتی ہیں وہ رب کی پناہ میں
سروں پہ جن کے چادر بتول ہوتی ہے

زہے نصیب اس زبان کے کیا کہنے
جو ذکر محبوب میں مشغول ہوتی ہے

جانتے ہیں میلاد منانے والے ہی یہ بات
میلاد منانے سے کیا چیز وصول ہوتی ہے

وہی سجاتا ہے محفل میلاد محبوب کی صدیقؔ
دل میں جس کے الفت رسول ہوتی ہے

ربِّ سلّم　　کلام　　محمد صدیق پرہاروی

متاع دنیا سے اعلیٰ ہیں دعائیں رسول کی
کر دیتی ہیں مالا مال عطائیں رسول کی

قرآن پاک سے ثابت ہے یہ بات دوستو
اللہ کے ہی افعال ہیں ادائیں رسول کی

اس کے سوا اور مطلوب ہی نہیں ہے
چاہتے ہیں اصحاب باصفاء رضائیں رسول کی

گھیرے ہوئے ہیں جن کو بہت پریشانیاں
گھر میں وہ اپنے محفل سجائیں رسول کی

ہو جائیں گی دور ظلمتیں سارے جہان سے
کریں چراغاں گھر گھر شمع جلائیں رسول کی

مہکتے رہیں گے خوشبوئے مصطفٰی سے سانس
دلوں میں اپنے یادیں بسائیں رسول کی

محفوظ رہے گی عزت ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کی
اوڑھتی رہیں گی جب تک ردائیں رسول کی

ترقی ملے گی اسی میں ملے گی بھلائی بھی
تقلیدِ اغیار چھوڑیں سیرت اپنائیں رسول کی

ضروری ہے اس دور کے تقاضوں سے زیادہ
اولادوں کو اہلبیت کی محبت سکھائیں رسول کی

گزریں گے پل صراط سے وجد کرتے ہم دیوانے
ربِّ سلّم امتی ہوں گی صدائیں رسول کی

کہہ رہے تھے اہل محبت صدیقؔ ابھی مجھے
اسی محفل میلاد میں نعت سنائیں رسول کی

معراج محبت　　　کلام　　　محمد صدیق پرہاروی

سالوں کی بات ہے نہ مہینوں کی
بات ہے صرف مقدر کے سفینوں کی

سرکار کو امت سے ہے پیار ایسا
سر عرش فکر رہی خاک نشینوں کی

آقا کی دہلیز کو دیتے ہیں بوسے
معراج محبت ہے یہی ہماری جبینوں کی

دنیا کے قیمتی جواہرات سے بڑھ کر
قیمت ہے بازار مصطفی کے نگینوں کی

عطر، گلاب، مشک، عنبر پیارے نبی کے
پھرتے ہیں لے کر خوشبوئیں پسینوں کی

دنیاوی خزانوں کی طرف دیکھتا ہی نہیں
ملی ہے دولت جسے عشق خزینوں کی

رشک عاشقاں ہے مدفن صدیق عمر کا
بڑی شان ہے گنبد خضری مکینوں کی

سر کے بل چل کر اہل محبت
کرتے ہیں عزت مدینے کی زمینوں کی

محبوب خدا کا حسن و جمال دیکھ کر
ختم ہوگئیں شیخیاں سب حسینوں کی

لاتجہر و کہہ کر سمجھا یا رب نے
سردار ہے خاموشی ادب کے قرینوں کی

نہیں آئے گی کوئی پریشانی صدیقؔ تمہیں
کریں تربیت حب رسول سے شاہینوں کی

کامیاب زندگی　　　کلام　　　محمد صدیق پرہاروی

جاری ہے تب سے کائنات میں مدحت کا سلسلہ
شروع ہی نہ ہوا تھا جب خلقت کا سلسلہ

ملے گا تجھے وہی ہوگا جو تیرے نصیب میں
لکھ دیا ہے خدا نے تیری قسمت کا سلسلہ

بوقت تعمیر کعبہ خلیل و ذبیح نے مانگی یوں دعا
عطاء کر امن، رزق، پھل ہر نعمت کا سلسلہ

آیا ہے نہ آئے گا مصطفی کے بعد نبی کوئی
ختم کر دیا اللہ نے محبوب پر نبوت کا سلسلہ

تعظیم نبی نہ کرنے کی کتنی بڑی ہے سزا
پہنا دیا ابلیس کو اللہ نے لعنت کا سلسلہ

بھیج رہا ہے درود و سلام اللہ سرور کونین پر
کتنا ہی عظیم ہے سمجھو یہ محبت کا سلسلہ

دیکھ کر عمر بولے بڑھیا کے گھر کے پاس
جیت گئے ہیں ابوبکر مجھ سے خدمت کا سلسلہ

مسلمان سے ولی، ولی سے صحابی، صحابی سے نبی
کس شان سے جڑا ہوا ہے نسبت کا سلسلہ

بلند ہو رہی ہیں ہر لمحہ عظمتیں محبوب کی
ورفعنا لک ذکرک ہے آقا کی رفعت کا سلسلہ

بدلتی نہیں شکلیں مجرموں کی اگلی امتوں کی طرح
محافظ انسانیت ہے سرکار مدینہ کی رحمت کا سلسلہ

رہے گی کامیاب زندگی صدیقؔ ہوگا امن بھی قائم
سیرت رسول اپنایئے درود و سلام کی کثرت کا سلسلہ

شانِ سخاوت　　　کلام　　　محمد صدیق پرہاروی

ہر گھڑی کام ہو میرا نبی کی ثناء کرنا
سکھلایا خدا نے قرآن میں ان سے وفا کرنا

ایک نام لکھوانا تھا لکھے ہوئے ہیں تین کیوں
رب فرمایا چاہا نہ ہم نے کسی کو جدا کرنا

خالی لوٹا نہیں سائل کبھی در سے ان کے
ہے شانِ سخاوت بھر بھر کے دامن عطاء کرنا

بدلہ تو رہا بدلہ بددعا نہیں دی کسی کو
کرتے ہیں بھلا سب کا چاہتے ہیں بھلا کرنا

سجائے بیٹھے ہیں دیوانے جہاں بھی میلاد کی محفل
حکم ہے فرشتوں کو نام ان کے لکھا کرنا

اپنے ہر عمل سے اصحاب رسول نے کیا ثابت
اتباع ہے نبی کی سب اداؤں کو ادا کرنا

سجدے میں سر کٹا کے فرمایا ہے حسین نے

محبت ہے ہم سے پنجگانہ کبھی نہ قضا کرنا

خدا معلوم مقبول ہو جائے کسی کے حق میں

ہر ایک سے کہو صدیقؔ میرے لیے دعا کرنا

وردِ زباں   کلام   محمد صدیق پرہاروی

ادا تم کوئی ایسا کردار کرو
دل و جاں نبی پہ نثار کرو

ملے گا تمہیں جو چاہو گے
ضروری نہیں کہ تم اظہار کرو

زباں سے کہنا ہی کافی نہیں
دل سے بھی یہی اقرار کرو

اپنی اولادوں کو اپنے شاگردوں کو
محبوب کی محبت سے سرشار کرو

اس سے بڑا مصرف نہیں کوئی
آنکھوں سے مصطفی کا دیدار کرو

سامنے ہوں گے یوں اعمال تمہارے
ممکن ہی نہیں تم انکار کرو

دی اللہ نے اس لیے زندگی
رسول آل رسول سے پیار کرو

بنا رکھے ہیں محلات غرور جو
انکسار کے بلڈوزر سے مسمار کرو

کہیں گی سب امتیں محشر میں
اللہ سے شفاعت ہماری سرکار کرو

رہے ہر وقت درود و سلام جاری
ورد زباں نعت شاہ ابرار کرو

پہنچائے گا سرور کونین کے پاس
ادب کا صدیقؔ راستہ اختیار کرو

عشق شناس　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

جسے پیارے نبی کی عظمتوں کا پاس نہیں
جنت تو کیا دنیا بھی اسے راس نہیں

معرفت حق کے واسطے ضروری ہے پہچان اپنی
مانے جو عقل کی وہ عشق شناس نہیں

کیا نہ جائے سرشار حب رسول ہو کر
بے جان ہے عمل کی کوئی اساس نہیں

داغدار ہے سیاہی کے دھبوں سے کتاب زیست
پیش کر سکیں زندگی کا ایسا اقتباس نہیں

کیا اعتبار کیا جائے اس کے ایمان کا
جس مسلمان کو ہمسائے اپنے کا احساس نہیں

محروم رہے گا محشر میں جنت سے وہ
حسین کے غم میں ہوا جو اداس نہیں

حج عمرہ کرنے کی تمنا ہی عبث ہے
دیدار محبوب کی گر دل میں آس نہیں

کر کے متاع نچھاور بتایا صدیق اکبر نے
محبت کے سودے میں آتا کبھی لاس نہیں

مت ڈرائیں میلاد منانے والوں کو قیامت سے
ان دیوانوں میں محشر کا خوف و ہراس نہیں

دیدار کے شربت سے ہی سیراب ہوں گے
بجھا سکیں اور مشروب یہ وہ پیاس نہیں

صدیق زبان مصطفی کے میٹھے میٹھے پھولوں جیسی
شہد مصری میں بھی پائی جاتی مٹھاس نہیں

عبادت گزار   کلام   محمد صدیق پرہاروی

رہتے ہیں میرے چمن میں سدابہاروں کی طرح
آفتاب نبوت کے اصحاب گرامی ہیں ستاروں کی طرح

دراقدس محبوب کی شان ہی کچھ اور ہے
آتے ہیں پارسا بھی یہاں خطا کاروں کی طرح

میرے نبی کی ادائیں بہت پسند ہیں چاند کو
جھومتا رہا ہے پیاری انگلی کے اشاروں کی طرح

دیکھے سنے ہوں گے تم نے وفادار بڑے بڑے
مگر کوئی نہیں ہے آقا کے وفاداروں کی طرح

جی بھر کے جس نے کی ہو زیارت رسول
کوئی بازار بتاؤ ہمیں مدینے کے بازاروں کی طرح

بھول جائیں مریض جو تکلیف اپنی مسیحا دیکھ کر
بن کر تو کبھی دیکھیے ایسے بیماروں کی طرح

دیکھے نہیں چشم فلک نے عبادت گزار ایسے
نہیں اٹھایا سر کربلا کے سجدہ گزاروں کی طرح

عشاق مصطفی کی نگاہوں کے لیے دنیا بھر میں

کوئی منظر نہیں گنبد خضریٰ کے نظاروں کی طرح

کہیں گی سب امتیں میرے نبی کو محشر میں

آسراء اور نہیں ہے آج تمہارے سہاروں کی طرح

جائیں نہ جب تک غلام تیرے تیری محفل میں

گزرتا ہے وقت ان کا بے قراروں کی طرح

پیار کرے گا خالق بھی مخلوق بھی ہم سے

گزاریئے صدیقؔ زندگی اللہ نبی کے پیاروں کی طرح

جامِ کوثر　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

کریم ایسے ہیں رسوا نہیں ہونے دیتے
جلوتوں، خلوتوں میں تنہا نہیں ہونے دیتے

آ جائے محبوب کے پاس مجرم کوئی
کرتے ہیں معاف سزا نہیں ہونے دیتے

گراں گزرتا ہے مشقت میں ہمارا پڑنا
مشکل بھی کبھی ذرا نہیں ہونے دیتے

زہے نصیب ابوبکر و عمر کے رسول پاک
کبھی اپنے سے جدا نہیں ہونے دیتے

لوٹا کر سورج غروب ہونے کے بعد
نماز علی کی قضا نہیں ہونے دیتے

لے آتے ہیں تشریف زیر مدفن مصطفی
قبر میں بھی تنہا نہیں ہونے دیتے

پلائیں گے جام کوثر اپنے ہاتھوں سے
محشر کے دن پیاسا نہیں ہونے دیتے

بتاتے ہیں صحت مند زندگی کے اصول
کسی مصیبت میں مبتلا نہیں ہونے دیتے

کرتے ہیں بھلا سب کا ہی فائدہ
نقصان بھی کسی کا نہیں ہونے دیتے

رکھیں گے بھرم امت کا کر کے شفاعت
قیامت میں بھی رسوا نہیں ہونے دیتے

بھر دیتے ہیں منگتوں کی صدیقؔ جھولیاں
مایوس کوئی بھی گدا نہیں ہونے دیتے

معمول محبوب کلام محمد صدیق پرہاروی

بزم میلاد سجانا ذکر نبی کرنا
زندگی بھر تم کام یہی کرنا

روایت ہے یہ میرے آقا کی
عطاؤں سے منگتوں کو غنی کرنا

فرمان کبریاء ہے قرآن پاک میں
جو محبوب کہے تم وہی کرنا

ملے ہیں جو اللہ سے تمہیں
وقف نبی لمحے وہ گھڑی کرنا

خوب ہے نصیحت ام غوث اعظم
جھوٹ نہ بولنا بات سچی کرنا

مل جائے گر تمھیں مجبور کوئی
دور اس کی بے بسی کرنا

دنیا سے کبھی دنیاداروں سے
محبت کرنا نہ دل لگی کرنا

میرے نبی کا ثانی ہی نہیں
عقل مندی نہیں ہے برابری کرنا

در مصطفی پر سنورتے ہیں مقدر
معمول محبوب ہے قسمت کھری کرنا

تکلیف نہ پہنچے کسی کو بھی
بسر ایسی امن سے زندگی کرنا

تکمیل ذکر سرور کونین ہے یہ
تذکرہ صدیقؓ، عمر، عثمان، علی کرنا

ایک دن　　　کلام　　　محمد صدیق پرہاروی

وابستہ ہو جاؤ دامن سے نبی کے
نہ احسان اٹھاؤ تم اور کسی کے

مانگتے ہیں سرورِ کونین بخشش کی دعائیں
خیر خواہ ہیں میرے آقا امت اپنی کے

صدیق و فاروق کے داماد ہیں حبیب کبریاء
تعلق دیکھیے سسر ہیں عثمان و علی کے

دیتے ہیں خیرات بھر بھر کے دامن
دروازے کھلے ہیں ہر وقت سخی کے

گزر جائے جو یادِ رسول پاک میں
کیا کہنے اس ساعت اس گھڑی کے

بلائیں گے ایک دن ہمیں سرکار مدینہ
دیکھیں گے منظر مدینے کی گلی کے

جہنم میں جائیں یہ ہو نہیں سکتا
ماننے والے ہیں جو غوث جلی کے

میرے محبوب کی آمد سے چار سو
اجالے ہیں نور مصطفی کی روشنی کے

کراتے ہیں دیدار انہیں رسول کریم جو
منتظر ہیں سرکار کی جلوہ گری کے

ملتا ہے سکون اللہ والوں کے پاس
خیر بانٹتے ہیں آستانے ہر ولی کے

بھیجتے رہیں درود و سلام نبی پر صدیقؔ
متمنی ہیں جو جنت میں انٹری کے

حقیقت مصطفی　　　　　　کلام　　　　　　محمد صدیق پرہاروی

چھپی ہوئی ہے جہان والوں سے تیری شان مبین

کرتا ہے صفت وثناء رسول پاک کی قرآن مبین

مستحق نہیں جنت کا منکر ہے جو میرے حبیب کا

کلیم اللہ نے بنی اسرائیل میں بحکم خدا کیا اعلان مبین

عزت بڑھی ہے اسلام کی عمر کے آنے سے

زندہ ہے ثبوت آج بھی مسجدوں میں اذان مبین

جھکا کے سر درِ سرورِ کونین پر ملتی ہیں بلندیاں

کرتا ہے تعظیم احمد جو وہی ہے مسلمان مبین

یوں تو ان گنت احسان ہیں میرے خالق کائنات کے

دے کر محبوب اپنا ہمیں جتایا ہے احسان مبین

اللہ ہی جانتا ہے عظمت، حقیقت مصطفی کی صدیقؔ

بتا رہا ہے صحابہ سے ایکم مثلی فرمان مبین

حسن انتخاب   کلام   محمد صدیق پرِہاروی

رحمت دو جہاں بن کے آئے جنابِ رسول
ملا ہے نہ ملے گا کسی کو جوابِ رسول

عین اسلام ہی ہیں نبی کے افعال واقوال
سنت ہیں افعال محبوب حدیث ہیں خطابِ رسول

آیا ہے نہ آئے گا اس طرح کبھی
آیا ہے جس طرح دلوں میں انقلابِ رسول

بھیجوں گا براق تیری امت کیلیئے بھی
رب فرمایا دیکھ کر شب معراج اضطرابِ رسول

تائید میں عمر کی نازل ہوئیں آیات قرآن پاک
کیا ہی خوب ہے یہ حسن انتخابِ رسول

شامل ہیں جس میں سب معاملات دین ودنیا
اعلیٰ ہے سب نصابوں میں یہ نصابِ رسول

ختم ہو گئے دنیا سے جہالت کے اندھیرے
طلوع ہوا جب اس دنیا میں آفتابِ رسول

سرکار کے قرب سے ملا ہے یہ مقام
افضل ہیں بعد انبیاء کرام کے اصحابِ رسول

تخلیق آدم سے پہلے ہوئی تخلیق نور مصطفی
تازہ ہے یوں ہی رہے گا شبابِ رسول

سوار ہوتے رہے دوش نبوت پر حسنین کریمین
نور نظر ہیں حیدر و بتول کے نوابِ رسول

زبان مصطفی سے کرایا اعلان توحید اللہ نے
سکھلائے ہیں قرآن پاک میں صدیق آدابِ رسول

کرم نوازی　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

نہیں جائیں گے جہنم میں میلاد منانے والے
خود ہی جائیں گے ان کو ڈرانے والے

خوف محشر ہے نہ قبر کا ڈر کوئی
جلوہ گر ہوں گے میری بات بنانے والے

در پہ آئے سوالی مالا مال کر دیتے ہیں
ایسے سخی ہیں میرے نبی کے گھرانے والے

لائیں گے تشریف تیرے آنگن میں رسول کریم
گھر میں اپنے محفل میلاد کی سجانے والے

نسبت قرآن کی عظمت یوں بتائی آقا نے
بہتر ہیں تم سے قرآن پڑھنے پڑھانے والے

دیکھ کر کرم نوازی کہہ رہی تھی بڑھیا
کلمہ پڑھاؤ واپس لے چلو مہربانی فرمانے والے

حب اہلبیت لے جائے گی جنت میں تجھے
ابن علی کے غم میں آنسو بہانے والے

یوں تو کماتے ہیں دولت بھی دنیا بھی
بہتر ہیں ان میں عشق کمانے والے

جسم لہولہو ہے زباں پہ شکایت نہیں
قابل رحم نہ تھے ورنہ پتھر برسانے والے

زندگی میں ان کی آتی نہیں خزاں کبھی
یادِ مصطفی ہیں جو دل میں بسانے والے

لکھتا رہے نعت رسول سناتا رہے نعت رسول
مت دیکھ صدیقؔ کیا کہتے ہیں زمانے والے

نگاہ کرم		کلام		محمد صدیق پرہاروی

جس پہ نگاہ کرم ہوگئی
دو جہاں میں محترم ہوگئی

غوث اعظم ہیں وہ جن کے
گردن اولیاء زیر قدم ہوگئی

کوئی نبی نہیں بعد مصطفی کے
محبوب پر نبوت ختم ہوگئی

سجائی جس نے اپنے گھر میں
محفل میلاد دافع الم ہوگئی

تلاوت قرآن زندگی بھر کرتا رہا
قبر میں باعث بھرم ہوگئی

مدحت رسول لکھتی ہے ادب سے
خوش نصیب یہ قلم ہوگئی

برستی ہے سن کر داستان کربلا
آنکھ بھی شامل غم ہوگئی

رب نے فرمایا ہے قرآن میں
ملکیت محبوب موجود وعدم ہوگئی

درود پڑھنے والوں کی مدینے میں
حاضری خدا کی قسم ہوگئی

ایمان کامل ہے اس مسلمان کا
جسے الفت شاہ امم ہوگئی

سنتے سناتے رہیں گے صدیقؔ اسے
نعت محبوب جو رقم ہوگئی

سدرہ پر کلام محمد صدیق پرہاروی

روح الامین سے پوچھئے عظمت میرے سرکار کی
سدرہ پر دیکھتا رہا رفعت میرے سرکار کی

بار بار بھیجتے رہے عرش پر اس لیے
پسند ہے موسیٰ کو صورت میرے سرکار کی

روٹی ویسی ہی رہا ہوتا رہا رومال صاف
بچائے گی جہنم سے نسبت میرے سرکار کی

رشک کرتے ہیں عمر غار والی عبادت پر
کتنی عظیم ہے سمجھو خدمت میرے سرکار کی

پوچھا جو کسی نے فرمایا ام المؤمنین نے
قرآن پاک ہی ہے سیرت میرے سرکار کی

بیس بائیس افراد کا کھانا ہزاروں نے کھایا
ہے اس سے زیادہ برکت میرے سرکار کی

بلا لیا محبوب کو لا مکاں کی خلوتوں میں
اللہ بھی چاہتا ہے قربت میرے سرکار کی

چاند ہوا دو ٹکڑے سورج پلٹ کر آیا
فرش، عرش پر ہے حکومت میرے سرکار کی

کرتے رہے زیارت اس لیے کہ جبریل سے
جدائی دیکھی نہیں جاتی فرقت میرے سرکار کی

قرآن و حدیث سے ثابت ہے اہلسنت کا عقیدہ
سب سے پہلے ہوئی خلقت میرے سرکار کی

نعت لکھنے، پڑھنے کا سلیقہ جسے عطاء کیا
اس پر ہے صدیقؔ رحمت میرے سرکار کی

نقش کف پاء   کلام   محمد صدیق پرہاروی

نعلین نے سرکار کی خوب رتبہ پایا ہے
عاشقوں نے اسے تاج سر کا بنایا ہے

بے چین ہوگئی زمین جدائی دیکھ کر
چومنے سے ہی اس کو قرار آیا ہے

شرف ملے حضرت موسیٰ کو طور سینا سے
اتارنے کا اسی لیے حکم انہیں سنایا ہے

بوسے نعلین لیتی رہی جن تلووں کے روزانہ
چوم کر انہیں جبریل نے لطف اٹھایا ہے

زہے نصیب تیار ہوئی جن ہاتھوں سے
قسمت کی اس کے کیا کہنے جو لایا ہے

حامل نسبت رسول سے محبت تو ہماری دیکھیے
پرچم نقش کف پاء گھر گھر پہ لہرایا ہے۔

نیچے ہے، بہت اچھی نعلین سے انسان یہ
چاند ہی پر تو اس نے قدم لگایا ہے

لاکھوں مبارکیں ربیعہ تمہیں سرکار کے نعلین کو
لے کر ہاتھوں میں قسمت کو چمکایا ہے

دیکھ کر شق القمر پہنچا سرکار کے پاس
زہے نصیب محبوب کو نعلین خود پہنایا ہے

مت اتارو نعلین اپنے پہنے ہوئے چلے آؤ
بوسے ان کے لینے کو عرش سجایا ہے

خوش بختی ہے صدیقؔ اہلسنت کی اللہ نے
برائے احترام نعلین اسے ہی منتخب فرمایا ہے

خراج مصطفی　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

فرش پر سونا ہے مزاج مصطفی
عرش بریں پر ہوئی معراج مصطفی

شاہد ہیں خیر القرون کے الفاظ
اعلیٰ ہے معاشروں میں سماج مصطفی

نہیں رہتی ضرورت پھر معالجوں کی
مل جائے جس کو علاج مصطفی

ساتوں آسماں پر فرشتے بولے
مکاں سے لامکاں تک راج مصطفی

میدان جنگ میں میدان عمل میں
سکے بٹھا دیئے ہیں افواج مصطفی

التحیات للہ والصلوات سمجھے کوئی صدیقؔ
یہی تحفے ہیں یہی خراج مصطفی

جبریل تمنائی کلام محمد صدیق پرہاروی

فرش نشیں کی لامکاں تک رسائی ہے
یہ بات قرآن نے ہمیں بتائی ہے

سوار ہو جائیں براق پر تامل کیسا
میرے نبی فرمایا امت یاد آئی ہے

چوم لوں نعلین آج زمین کہنے لگی
دو قدم چلنا میری عزت افزائی ہے

نہ ہوئی نہ ہو گی پھر نماز ایسی
امامت انبیاء کی امام الانبیاء کرائی ہے

بچھائے پر پل صراط پر محشر میں
گزر جائے امت محمدی جبریل تمنائی ہے

قرب محب محبوب میں ہے اور زیادہ
قاب قوسین کہہ کر قربت سمجھائی ہے

لامکاں کی خلوتوں میں صدیقؓ رسول بولے

میرے پاس بندگی سزاوار تجھے کبریائی ہے

تحفہءمعراج　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

لامکاں میں ہوا قیام مصطفی کا
سب سے اونچا ہے مقام مصطفی کا

کھڑے تھے افلاک پر قطاروں میں فرشتے
ہوتا ہے یہاں وہاں احترام مصطفی کا

شامل تحفہءمعراج ہیں تحفے معراج کے
ہے فرشتوں کا سلام، سلام مصطفی کا

ایک کے بغیر دوسرا سمجھ نہیں سکتے
قرآن پاک اللہ کا، کلام مصطفی کا

دیکھ کر تمہیں پکار اٹھے ہر کوئی
آرہا ہے دیکھو غلام مصطفی کا

عزت کیا کرو اولیاء کی علماء کی
پہنچاتے ہیں پیغام الٰہی، پیغام مصطفی کا

بنایا ہے پاکستان اس لیے اس میں
کریں گے ہم نافذ نظام مصطفیٰ کا

کسی چیز کی نہیں رہتی ضرورت اسے
مل جائے جس کو انعام مصطفیٰ کا

ورفعنا لک ذکرک قرآن میں ہے آیا
ہوتا رہے گا چرچا دوام مصطفیٰ کا

انبیاء مقتدی ہیں آقا کے اصحاب گرامی
نہیں ہے مگر کوئی نہیں ہے امام مصطفیٰ کا

لاترفعو کہہ کر قرآن میں صدیقؓ
سکھایا ہے خدا نے اکرام مصطفیٰ کا

شرف میزبانی　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

مال و زر کی تمنا ہے نہ اقتدار کی چاہت ہے
عشاق محبوب کو فقط مصطفی کے دیدار کی چاہت ہے

معراج کی شب جبرائیل نے عرض کی یہ آقا سے
ملاقات کرو لا مکاں میں آج تمہارے پروردگار کی چاہت ہے

حشر کے دن بھی بنوں میں ہی سواری آقا کی
کہنے لگا جھوم کر براق مجھ بے قرار کی چاہت ہے

پوچھا جو حاجیوں سے جا رہے ہو کیوں حج پر
کہنے لگے کہ دیکھنے شہر محبوب مسکن سرکار کی چاہت ہے

مالکان حوض کوثر پر یزیدیوں نے بند کر دیا پانی
اہلبیت کو پلائے پانی یہ عباس علمدار کی چاہت ہے

خیمے میں آئے حسین یوں عرض کی زین العابدین نے
دیں اجازت میدان میں جانے کی بیمار کی چاہت ہے

بوقت ولادت سجدے میں آقا نے لامکاں کی رفعتوں پر
مانگی ہے دعا یارب بخشش امت گناہ گار کی چاہت ہے

انبیاء، اولیاء، مسلمان سب چاہتے ہیں رضا اللہ تعالیٰ کی
اللہ تعالیٰ کو رضائے شفیع روز شمار کی چاہت ہے

شرف میزبانی عطاء کیا ہے آقا نے ابوایوب انصاری کو
جلوہ کریں میرے گھر میں ہر وفادار کی چاہت ہے

قدر و منزلت امت مصطفی پوچھئے جبرائیل سے پل صراط پر
گزرے پروں سے میرے فرشتوں کے سردار کی چاہت ہے

بھیجتا رہے درود و سلام نبی پر کثرت سے صدیقؔ وہ
جنت میں جسے محبوب کے قرب و جوار کی چاہت ہے۔

سچا موئمن　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

قائم جو ابھی تک ہمارا بھرم ہے
یارسول اللہ یہ آپ ہی کا کرم ہے

پڑتے رہے گر چہ طنز و تنقید کے نشتر
لبوں پر تبسم لہجہ بھی نرم ہے

ذکر میں تیرے ملتی ہے راحت ایسی
بھول جاتا ہمیں ہر رنج والم ہے

دیا رب جواب یا عبدی کہہ کر
زباں پہ یا صمدی سامنے صنم ہے

رکھے دل میں حب نبی آل نبی
وہی سچا موئمن خدا کی قسم ہے

ستائیس برس معراج کے گزر گئے ایسے
پانی ابھی رواں بستر بھی گرم ہے

ہے ازل بھی تمہارا ابد بھی تمہارا
سب کچھ ہی تمہارا موجود و عدم ہے

اسماعیل کے قدم چومنے کی برکت سے
جراثیم فری ہمیشہ تک آب زم زم ہے

سب نبیوں کے سردار ہیں میرے مصطفی
لقب القاب میں تاج دار حرم ہے

دنیا میں اور کہیں مثال نہیں ملتی
میدان کربلا میں ہوا جو ستم ہے

قائم رہو ہمیشہ دین مصطفی پر صدیقؔ
پسند اللہ کو یہی اعلی دھرم ہے

صاحب زر   کلام   محمد صدیق پرہاروی

آنکھ جس کی تر ہوگئی
ہر منزل اس کی سر ہوگئی

بڑا ہی خوش نصیب ہے وہ
نظر آقا جس پر ہوگئی

رحمتیں رب کی برستی ہیں وہاں
محفل میلاد جس گھر ہوگئی

عطاء کر الٰہی ماحول امن کا
قوم یہ مبتلائے شر ہوگئی

پڑھی جس نے نماز عشاء و فجر
عبادت گویا شب بھر ہوگئی

ملی ہے جسے قناعت کی دولت
حقیقت میں صاحب زر ہوگئی

سب سے بہتر زندگی ہے جو
یادِ رسول میں بسر ہو گئی

ہوتی ہے معراج اسے جس کی
حاضری محبوب کے در ہو گئی

مل گئی دولت عشقِ صدیقؓ جسے
وہی حقیقی تاجور ہو گئی

صاحب انعام کلام محمد صدیق پرہاروی

منتظر دید کے خیر الانام ہم بھی ہیں
بیٹھے راہوں میں سرعام ہم بھی ہیں

پوچھے گا اعمال خدا کہہ دیں گے
تیرے محبوب کے غلام ہم بھی ہیں

دکھاؤ ابو جہل ہمیں معوذ اور معاذ بولے
لیے ہوئے تلواریں بے نیام ہم بھی ہیں

نوازتے ہو آمد سے چاہنے والوں کو
سجاتے محفلیں صبح وشام ہم بھی ہیں

دھل جائیں گے داغ زندگی کے سبھی
کرم برسے مبتلائے آلام ہم بھی ہیں

فرشتو ایک تم ہی نہیں تمہارے ساتھ
پیش کرتے درود وسلام ہم بھی ہیں

آسمانوں پر فرشتے بولے مقتدیوں میں تیرے
اے نبیوں کے امام ہم بھی ہیں

سنا کر نعت رسول محشر میں صدیقؔ
کہیں گے صاحب انعام ہم بھی ہیں

روشن ستارے   کلام   محمد صدیق پرہاروی

جدھر دیکھتا ہوں جلوے ہیں تیرے
سب سے اونچے رتبے ہیں تیرے

نہ جانے ہماری کیا حالت ہوتی
بچائے ہوئے ہمیں سجدے ہیں تیرے

اذان میں، نماز میں، میلاد میں
مکان سے لامکاں چرچے ہیں تیرے

سب جہانوں میں حکومت ہے تیری
کائنات میں سکے چلتے ہیں تیرے

پھیلی ہوئی ہے چارسو روشنی
دلوں میں چراغ جلتے ہیں تیرے

بتا رہا ہے مقام محمود ہمیں
سب سے بلند درجے ہیں تیرے

بانٹ رہے ہیں دنیا کو اجالے
روشن ستارے ایسے چمکے ہیں تیرے

بلاتے ہو در پہ اپنے انہیں
جو بھی قصیدے پڑھتے ہیں تیرے

بچ جائیں نار جہنم سے مسلمان
بھلائی پر مبنی جذبے ہیں تیرے

بوسے لیے نعلین کے عرش نے
پسند جبرائیل کو تلوے ہیں تیرے

ڈھانپ لو رحمت میں صدیقؔ کو
عیبوں پر ہمارے پردے ہیں تیرے

رحمت مسلسل   کلام   محمد صدیق پرہاروی

محفل میں میلاد کی جو آئے ہوئے ہیں
حبیب رب کریم کے ہی بلائے ہوئے ہیں

برستی رہے گی اللہ کی رحمت مسلسل وہاں
گھر میں اپنے جو محفل سجائے ہوئے ہیں

امید ہے ہمیں کوئی اور فصل اٹھانے کی
کھیتی میں کچھ اور ہی اگائے ہوئے ہیں

وعید آئی ہے قرآن میں ان کے لیے
نمازوں کو اپنی جو بھلائے ہوئے ہیں

دیکھ رہے ہیں سرور کونین معراج کی شب
بوجھ اپنے گناہوں کے امتی اٹھائے ہوئے ہیں

جشن میلاد میں سجاوٹ چراغاں پہ تعجب کیسا
رب نے فلک پر قمقمے لگائے ہوئے ہیں

مانگ لو معافی ان سے وقت ہے ابھی
جس جس کے بھی دل دکھائے ہوئے ہیں

لگاتے ہیں انہیں بھی سینے سے نبی سرور
دنیا میں ظلم سے جو ستائے ہوئے ہیں

پانی بند کرنے والے یہ جانتے نہ تھے
حسین بچپن سے پیاس اپنی بجھائے ہوئے ہیں

کسی اور کی طرف وہ دیکھتے ہی نہیں
آنکھوں میں جو منظر مدینہ بسائے ہوئے ہیں

ملے خیرات صدیقؓ ہمیں اطاعت کی شفاعت کی
اسی یقین سے دامن اپنے بچھائے ہوئے ہیں

خوش نصیب		کلام		محمد صدیق پرہاروی

دیکھ لو آ کر ہم ذکر رسول کی محفل سجائے ہوئے ہیں
بڑے ہی خوش نصیب ہیں جو اس بزم میں آئے ہوئے ہیں

خرچ کیا جس کسی نے بھی ایک درہم میلاد کی خوشی میں
فرمایا صدیق اکبر نے ہم اسے جنت کا ساتھی بنائے ہوئے ہیں

سجائی تھی میلاد مصطفیٰ کی محفل ایک دن میں نے سن لو
گھر میں میرے اسی وقت سے سائے رحمتوں کے چھائے ہوئے ہیں

نہیں اٹھا سکتیں امتیں یہ بوجھ جایئے رب سے کم کرایئے
کہا موسیٰ نے شب معراج مصطفیٰ سے ہم پہلے سے آزمائے ہوئے ہیں

چھپ کر پردوں میں بچ جائے گا دنیا کی نگاہوں سے
دیکھ رہا ہے خدا خود بھی اور جاسوس بھی بٹھائے ہوئے ہیں

اک ہم ہی نہیں منا رہے یہاں پر جشن آمد رسول
آسمانوں پر میرے پروردگار نے اسی خوشی میں قمقمے لگائے ہوئے ہیں

ہجر فراق کی سختیاں جھیلیں سمجھتے ہیں جو اپنے سے دور انہیں
رہتی ہے صورت نبی آنکھوں میں دل میں یاد بسائے ہوئے ہیں

حریص علیکم شان ہے صدیق آقا کی امت سے ہے پیار ایسا
رب سے بخشوانے کے لیے محشر میں سر سجدے میں جھکائے ہوئے ہیں

رحمت نظر　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

من اللہ نور خیر البشر ہیں آقا
رکھے ہوئے امتیوں کی خبر ہیں آقا

شان نبوت ہے یہ سچے رسول ہو
دیتے گواہی تیری شجر و حجر ہیں آقا

حضرت انس فرمایا کر کے خدمت نبی کی
کرتے سب غلطیوں سے درگزر رہیں آقا

بنائے سب جہان اللہ نے نور سے
چمکتے ستارے روشن شمس و قمر ہیں آقا

سالوں میں طے ہو نہ سکے جو
کرتے لمحوں میں ایسا سفر ہیں آقا

بتا رہی ہیں آیات قرآن کی ہمیں
رکھتے غلاموں پہ رحمت نظر ہیں آقا

دور رہتے ہیں جو در سے تمہارے
یوں ہی رہتے وہ در بدر ہیں آقا

دیتے ہو ان لوگوں کو بھی دعائیں
مارتے تمہی کو جو پتھر ہیں آقا

سرخرو ہوں گے قیامت کے دن وہ
محبت میں کرتے زندگی بسر ہیں آقا

کہہ رہے تھے مسجد اقصیٰ میں انبیاء
امام ہم سب کے سرور ہیں آقا

شامل رہے صدیقؔ ایسے ثناء خوانوں میں
سناتے نعتیں جو شام و سحر ہیں آقا

نورہدایت　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

سب سے افضل سب سے اکمل سب سے اعلیٰ ہمارا نبی ہے
تاریک دلوں میں تاریک راہوں میں نورہدایت اجالا ہمارا نبی ہے

مانگتے ہو کیوں اوردر سے مل رہا ہے اسی گھر سے
اپنا ہو یا غیر کوئی سب کو دینے والا ہمارا نبی ہے

آمد سے جن کی یثرب مدینہ بنا مشک وعنبر سے بہتر پسینہ بنا
اللہ نے سایہ جن کا بنایا نہیں ایسا نرالا ہمارا نبی ہے

خالق اورمخلوق کا محبوب ہے دیدار بھی آپ کا مطلوب ہے
حشر میں بھی کرے گا راضی جنہیں حق تعالیٰ ہمارا نبی ہے

ظلمتوں کی تاریکی تھی چھائی ہوئی انسانیت بھی اس کی ستائی ہوئی
جہنم کے گڑھوں سے اسے جس نے ہے نکالا ہمارا نبی ہے

سب کے حاجت روا ہیں آقا کرتے سب کا بھلا ہیں آقا
کرتا ہے سیراب سینکڑوں برکت سے جن کی ایک پیالا ہمارا نبی ہے

فرش تا عرش جن کے چرچے دونوں جہاں میں ان کے تذکرے

رب نے ہے بنائی شان جن کی بلند و بالا ہمارا نبی ہے

سکھائے جس نے آداب زندگی کے پڑھائے انسانیت کو نصاب زندگی کے

بھولے بھٹکے ہوؤں کو جس نے تہذیب میں ڈھالا ہمارا نبی ہے

مل رہی ہیں جن کی نعمتیں بہت بلند ہیں ان کی رفعتیں

پل رہے ہیں صدقے جن کے ہے جس نے پالا ہمارا نبی ہے

دیکھیے رب کے حفاظتی اقدام جناب دیکھ نہ پائے دشمن رسالت مآب

بنا ہے غار پر جن کے لیے مکڑی نے جالا ہمارا نبی ہے

آسراء ہیں بیکسوں، مجبوروں، لاچاروں کے دکھیوں، بیماروں، غم کے ماروں کے

گرتے ہوؤں کو صدیقؔ جس نے ہمیشہ ہے سنبھالا ہمارا نبی ہے۔

اجازت نہیں　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

پہنچتے ہیں جب عاشق شہر مدینہ
چاہتے ہیں جائیں یہاں سے کبھی نہ

دے کر ربیعہ کو آقا نے جنت
فرمایا مانگو اور مانگو صرف یہی نہ

اللہ کے خزانے محدود نہیں ہیں
سرکار کے پاس بھی کوئی کمی نہ

یاد الٰہی رہے یاد مصطفی رہے
رہو دنیا میں کر و دل لگی نہ

نہیں اٹھیں گے سجدے سے آقا
ہو گی امت جب تک بری نہ

پسند نہیں کبریاء کو غرور تکبر
نکلے زبان سے کبھی بات بڑی نہ

جیسے سخی ہیں رسول کریم دوستو
دیکھا کوئی اور کہیں ایسا سخی نہ

عاشقوں کو چین ہی نہیں آتا
دیکھیں جب تک مدینے کی گلی نہ

جنت میں جانے کی اجازت نہیں
سرورکونین پہنچ جائیں امت نبی نہ

سجائی رب عرش پہ جیسی محفل
پہلے ایسی محفل کبھی پھر سجی نہ

کیا معلوم اسے ملتا کیا ہے
جس نے صدیقؔ سنی نعت پڑھی نہ

کرم فرمایئے   کلام   محمد صدیق پرہاروی

جلوہ دکھایئے عظمتوں والے
تشریف لایئے عظمتوں والے

آج میرے خوابوں میں
درشن کرایئے عظمتوں والے

خلق دیکھتے ہی بولتے
کلمہ پڑھایئے عظمتوں والے

کہیں گے روز محشر
ہمیں بچایئے عظمتوں والے

مرکز تصور روضہ تیرا
پاس بلایئے عظمتوں والے

چاہتے ہو جدھر قبلہ
گھوم جایئے عظمتوں والے

صدا ہے سب کی
کرم فرمایئے عظمتوں والے

نعلین سے محبوب پیارے
عرش سجایئے عظمتوں والے

حلیمہ بولی ابھی میرے
گھر آیئے عظمتوں والے

ام معبد کہنے لگی
اور پلایئے عظمتوں والے

صدیقؔ ناتواں تمہارا ہے
اپنا بنایئے عظمتوں والے

جمال مصطفی　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

دیکھا ہے ایک بار جس نے جمال مصطفی
رہتا ہے ہر وقت اس کو خیال مصطفی ۔

رب فرمایا اس وقت تک صبح نہیں ہو گی
نہ دیں گے اذان جب تک بلال مصطفی

اتر جاتے ہیں دلوں میں نعتوں کے الفاظ
سناتے ہیں مدحت رسول میں ہم احوال مصطفی

عشاق محبوب کی اور کوئی آرزو ہی نہیں
جاری ہے زبان پہ ان کی سوال مصطفی

صرف اللہ کو ہی مان لینا کافی نہیں
مسلمان ہے جو دل سے کرے اقبال مصطفی

سورج پلٹ کر آیا چاند ہوا دو ٹکڑے
ہیں اس سے بڑھ کر معجزے کمال مصطفی

کلام ہے اللہ کا زبان ہے مصطفی کی
قرآن پاک کی اعلیٰ تفسیر ہیں اقوال مصطفی

خالق نے محبوب کا سایہ ہی نہیں بنایا
یکتا ہیں کائنات میں نہیں کوئی مثال مصطفی

بھیجوں گا براق تیرے امتیوں کی قبر پر
رب فرمایا دیکھ کر شب معراج ملال مصطفی

بچایا نظام مصطفی دے کر اہلبیت نے قربانیاں
دین مصطفی کے وارث ہیں صدیقِ آل مصطفی

ہماری بھلائی   کلام   محمد صدیق پرہاروی

حقیقت ہے یہی بڑی سچائی ہے
میلاد منانے میں ہماری بھلائی ہے۔

کوئی نہیں جانتا اللہ کے سوا
عشق مصطفی کی کتنی گہرائی ہے

بے خوف ہیں محشر سے دیوانے
شفیع روز شمار کی رسائی ہے

راضی ہے اللہ خوش رسول بھی
محفل میلاد جس نے سجائی ہے

بھیجتا رہے مسلسل درود و سلام وہ
میرے نبی کا جو شیدائی ہے

اجالے ہی رہیں گے اب ہر سو
شمع عشق رسول کی جلائی ہے

ملتی ہے اسے دولت سکون کی
یادِ محبوب جس نے بسائی ہے

بسر کرو زندگی محبت رسول میں
اسی میں سب کی اچھائی ہے

بلا کر عرش پر آقا کو
عظمت مصطفیٰ رب نے دکھائی ہے

ہے سب جہانوں پر حکومت مصطفیٰ
زیرِ نگیں آقا کے خدائی ہے

گنبدِ خضریٰ پر کھڑے ہو کر
سنائے نعت رسول صدیقؔ تمنائی ہے

باعث رحمت　　　　　　کلام　　　　　　محمد صدیق پرہاروی

گرتے ہوؤں کو تھام لینا عادت میرے نبی کی ہے
پھر نہیں مانگنا پڑتا یہ سخاوت میرے نبی کی ہے

یوں تو دنیا میں آدم سے عیسیٰ تک انبیاء آئے
حشر تک دو عالم میں رسالت میرے نبی کی ہے

مجرمو چلے آؤ بارگاہ نبوت میں بخش دیتے ہیں خطائیں
ملتی ہیں جہاں پر جزائیں عدالت میرے نبی کی ہے

معراج ہوئے سب نبیوں کو ہوئے سب کو زیر آسماں
عرش عظیم پر معراج کی سعادت میرے نبی کی ہے

مصطفی کے بغیر مانے مجھے مانا ہی نہیں اس نے
ہے اللہ کی عداوت جو عداوت میرے نبی کی ہے

جیسے ہی حکم دیں مصطفی تمہیں ویسے ہی کرتے جاؤ
فرمایا رب نے اطاعت میری اطاعت میرے نبی کی ہے

جس کو سن کر پتھر دل بھی موم بن گئے
لے آئی انقلاب دلوں میں تلاوت میرے نبی کی ہے

سو گئے بے خوف ہو کر تلواروں کے جھرمٹ میں
مطمئن رہے علی زندگی کی بشارت میرے نبی کی ہے

پڑھی نماز انبیاء نے اقتداء میں محبوب کی فرشتوں نے
مسجد اقصیٰ بیت المعمور میں امامت میرے نبی کی ہے

نور نبوت کی روشنی سے دور ہوئے جہالت کے اندھیرے
خشک سالی میں باعث رحمت ولادت میرے نبی کی ہے

میلاد مناتے ہو مناؤ ضرور مناؤ مگر یاد رکھو صدیقؔ
میلاد میں تیری نماز میں راحت میرے نبی کی ہے

اعلیٰ صفات　　　کلام　　　محمد صدیق پرہاروی

ہے ہم سے زیادہ محبوب کو خبر ہمارے حالات کی
پہلے ہی سجدہ میں ہماری ہی بخشش کی بات کی

در پہ آیا جو سوالی نہیں گیا کبھی کوئی خالی
ہو جاتے ہیں منگتے غنی شان ہے یہ خیرات کی

کرتے ہیں سب کا بھلا دیتے ہیں دشمنوں کو دعا
معترف ہے یہ دنیا میرے نبی کے اعلیٰ صفات کی

نماز ادا کرتے رہا کرو درود نبی پر پڑھا کرو
ذکر خدا ذکر رسول سے ابتداء ہو تمہارے معمولات کی

دل میں ہے یاد مصطفیٰ سجاتے ہیں محفل میلاد مصطفیٰ
نہیں ہے اس سے بڑی مصروفیت کوئی دن رات کی

آدم تا عیسیٰ انبیاء آئے زیر آسماں ہی معراج پائے
محبوب نے ہی عرش پر رب سے ہے ملاقات کی

رب فرمایا پاک کلام میں پورے داخل ہو جاؤ اسلام میں
یہی دین کرتا ہے راہنمائی تمہارے معاملات کی

پڑھتے ہیں کلمہ شجر و حجر بھیجتے ہیں درود شام و سحر
نعت خواں پیارے نبی کی ہے ہر چیز کائنات کی

بھائی بھائی جب بنا دیا حق اخوت ایسا ادا کیا
نہیں لا سکتی مثال کوئی دنیا اصحاب کے مساوات کی

ہے اس عمل کی اہمیت ہے جس میں حب رسالت
درود نبی پر پڑھنے سے رہتی ہے پاکیزگی خیالات کی

کرتا ہے نظر انداز کوئی دیتا ہے عزت و اعزاز کوئی
اپنا اپنا ظرف ہے صدیقؔ نہیں بات یہاں اوقات کی

سچ پوچھیے　　　　　　کلام　　　　　　محمد صدیق پرہاروی

خوش نصیب ہیں جو تمہیں یاد کرتے ہیں
دل کی ویران بستی کو آباد کرتے ہیں

غرور و تکبر کی سزا ہے یہ دنیا میں
نہیں دیکھ سکتے جنت خود ایجاد کرتے ہیں

آ جاؤ سرور کونین کی غلامی میں ابھی
غلاموں کو ہر غلامی سے آزاد کرتے ہیں

لاتے ہیں تشریف مصطفی ان کے گھر میں
اپنے گھر میں جو منعقد میلاد کرتے ہیں

جہاں سے بھی پکارتے ہیں آڑے وقت میں
ہر مشکل میں دیوانوں کی امداد کرتے ہیں

رسول کی خوشی میں اللہ کی خوشی ہے
بھیج کے درود دونوں کو شاد کرتے ہیں

دیتا ہے اولاد خالق کائنات مگر اللہ والے
اسی کی عطاء سے صاحب اولاد کرتے ہیں

مسترد کر دیتے ہیں خواہشات جو نفس کی
حقیقت میں وہی لوگ بڑا جہاد کرتے ہیں

گزرتا نہیں وقت جن کا اطاعت مصطفی میں
سچ پوچھیئے زندگی اپنی وہ برباد کرتے ہیں

حشر ہوگا محبت کرنے والوں کے ساتھ
بتاؤ انہیں جو غیروں سے اتحاد کرتے ہیں

عمل ہے ان کا دین نبی پر صدیقؔ
اللہ کے حقوق ادا حقوق العباد کرتے ہیں

شہر محبوب   کلام   محمد صدیق پرہاروی

زباں پہ جس کی ہے گفتگو مدینے کی
ہے اس کے دل میں جستجو مدینے کی

کھائی اللہ نے مسکن مصطفی کی قسم
بتائی ہے عاشقوں کو عظمت و آبرو مدینے کی

آمد حبیب سے دور ہوئے دنیا سے اندھیرے
پھیلی ہوئی ہے یہ روشنی چارسو مدینے کی

مہک جاتی ہے جگہ گزریں جہاں سے آقا
بسی ہوئی ہے آج بھی خوشبو مدینے کی

سنتے ہی ذکر مدینہ ہوتی ہیں آنکھیں آبدیدہ
رکھتے ہیں کتنی محبت دیکھو آنسو مدینے کی

چاہتے ہیں چاہنے والے رکھتے ہیں تمنا یہی
دیکھیں رونقیں گنبد خضریٰ کے روبرو مدینے کی

مقام ہے ادب کا یہ تقاضا ہے ادب کا
کریں جب بھی باتیں کریں باوضو مدینے کی

پوچھا راستہ احمد پور کا گنبد خضریٰ دکھا دیا
دکھا رہے ہیں راہیں سلطان باہو مدینے کی

الفت بطحا کا کرتے ہیں یوں بھی اظہار
سجاتے ہیں عشاق محفلیں کو بہ کو مدینے کی

شہر محبوب میں آتی نہیں مایوسی کی خزاں
آ رہی ہے مسلسل صدا لاتقنطو مدینے کی

آ جائے گا مدینے سے بلاوا بھی ایک دن
کرتے رہیے صدیقؔ دل سے آرزو مدینے کی

قبولیت بزم　　　کلام　　　محمد صدیق پرہاروی

حسرت ہے دل میں یہی دیرینہ
دیکھ لوں آج ہی شہر مدینہ

ہے مشک و عنبر سے بڑھ کر
میرے پیارے نبی کا معطر پسینہ

معراج کی شب روح الامین نے
سکھلایا ہے ہمیں ادب کا قرینہ

بلائیں گے ایک دن مجھے بھی آقا
دیکھتا ہوں جب حاجیوں کا سفینہ

سامنے ہو گا گنبد خضریٰ میرے
آئے گا وہ دن وہ مہینہ

کھا کر نعمتیں کرتا ہے تنقیدیں
وہی ہے سب سے بڑا کمینہ

پڑھتے ہیں درود فرشتے روزانہ ہزاروں
ہوتا ہے شب و روز یہی شبینہ

قبولیت بزم کی پہچان ہے دوستو
نازل ہوتا ہے دلوں پر سکینہ

آمد رسول سے گھر بیماریوں کا
بن گیا ہے زمین کا نگینہ

طالب دیدار محبوب دیکھتے ہی نہیں
چاہے مل جائے انہیں کوئی دفینہ

نعت رسول کو سمجھے کوئی صدیقؔ
یہی ہے دولت یہی ہے خزینہ

مسکن رسول　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

ہو میسر جسے سفر مدینے کا
دیکھ لیتا ہے نگر مدینے کا

ہر وقت رہتی ہے بہار یہاں
دیتا ہے گواہی شجر مدینے کا

آمد رسول کی برکت ہے یہ
ملتا ہے مسلسل ثمر مدینے کا

حقیقت ہے یہی کہ مل رہا ہے
مکہ سے زیادہ اجر مدینے کا

دھنی ہیں مقدر کے کرتے ہیں
روز نظارہ شمس و قمر مدینے کا

ہوتی ہے کیفیت کچھ اور ہی
دیکھتے ہیں جب شہر مدینے کا

محبت ہے جسے مدینے والے سے
کرے دل سے قدر مدینے کا

کھائی قسم اللہ نے مسکن رسول کی
بڑھایا مرتبہ نبی سرور مدینے کا

دلوں میں خیال سب دیوانوں کے
رہتا ہے شام وسحر مدینے کا

ہو جاتی ہیں موئدب نگاہیں
نام جو آتا ہے زبان پر مدینے کا

واپس آنے والوں کی زندگی میں
نظر آئے صدیق اثر مدینے کا

دربار رسالت کلام محمد صدیق پرہاروی

جب سے آئے ہیں سرکار کے قدم مدینے میں
برس رہا ہے رب کریم کا کرم مدینے میں

رنجیدہ رہتے ہیں جو کسی بھی الم میں ہیں
مژدہ سناؤ مٹ جاتے ہیں رنج والم مدینے میں

دربار رسالت کی عطاؤں میں تاخیر نہیں انکار نہیں
ہر صدا کا جواب آتا ہے نعم مدینے میں

آجائیں در حبیب پر بخشش مطلوب ہے جنہیں
نہیں رہتی خطائیں ہوتے ہیں گناہ ختم مدینے میں

پوری دنیا میں شہر مصطفی ہی ایسی جگہ ہے
ملتا ہے سب کچھ بھی نہیں عدم مدینے میں

ملتے ہیں مجرموں کو یہاں انعام بھی اکرام بھی
رسوائی نہیں ہوتی رہ جاتا ہے بھرم مدینے میں

یوں تو اعزاز حاصل ہے اسے مدحت لکھنے کا
تمنا ہے لکھے نعت رسول یہ قلم مدینے میں

مسکن مدینے میں ملے ہمیں مدفن مدینے میں ملے
ہو جائے صدیقؔ تاریخ ہماری ایسی رقم مدینے میں

لقب عتیق　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

بن دیکھے جو تصدیق کرے۔اسے صدیق کہتے ہیں۔
حق ،باطل میں تفریق کرے۔اسے صدیق کہتے ہیں۔

سفر میں ،حضر میں ،دنیا میں ،قبر ،حشر میں
جسے نبی اپنا رفیق کرے۔اسے صدیق کہتے ہیں۔

راضی ہے اللہ جس سے خوش ہیں رسول بھی
جبریل جس کا طریق کرے۔اسے صدیق کہتے ہیں۔

داخل اسلام ہوئے پہلے سب سے آزاد مردوں میں
محبوب عطاء لقب عتیق کرے۔اسے صدیق کہتے ہیں۔

ان کا ہی کام ہے کر سکتے ہیں وہی
بولے عمر جب تحقیق کرے۔اسے صدیق کہتے ہیں۔

وقف کر دیا جان و مال مصطفی کے نام پر
دشمن احمد کو فریق کرے۔اسے صدیق کہتے ہیں۔

ملا ہے بلند مرتبہ انبیاء کے بعد جس کو
اپنا معیار آپ تخلیق کرے۔ اسے صدیق کہتے ہیں۔

سرورِ کونین کی غلامی میں آنے کی طرف جو
بھٹکے ہوؤں کو تشویق کرے۔ اسے صدیق کہتے ہیں۔

پہنچاتی رہی بیٹی غار میں کھانا بڑی رازداری سے
اولاد کی ایسی اتالیق کرے۔ اسے صدیق کہتے ہیں۔

کافروں سے کہے مارتے ہو کیا تم اسے جو
ہمیں جنت کے لئیق کرے۔ اسے صدیق کہتے ہیں۔

حبِ رسول سیکھیے صدیقؓ اس سے اطاعت مصطفیٰ سیکھیے
دین بچانے کی توفیق کرے۔ اسے صدیق کہتے ہیں۔

ترجیح اوّلین کلام محمد صدیق پرہاروی

وفاؤں کے پیکر صداقتوں کے امین صدیق ہیں بالیقین
ہمیشہ تک ہیں نبی کے ہم نشین صدیق ہیں بالیقین

ملا ہے رتبہ اعلیٰ جنہیں، خلق، اولیاء، شہداء سے
افضل بشر ہیں بعد انبیاء و مرسلین صدیق ہیں بالیقین

مانگا نہیں ثبوت نبوت کوئی ایمان لانے سے پہلے
تھا جنہیں مصطفی پر ایسا یقین صدیق ہیں بالیقین

زہر چاہے شدید تھا راحت رسول کا رکھا خیال
پریشان ہوئے تو دی آقا نے تسکین صدیق ہیں بالیقین

راضی ہوا اللہ تعالیٰ خوش ہو جائیں رسول بھی
رہی ہے جن کی ترجیح اوّلین صدیق ہیں بالیقین

رو پڑے کہ قریب ہے وقت فرقت نبی کا
سمجھ گئے اشارہ ہیں اتنے ذہین صدیق ہیں بالیقین

اللہ ہی دے گا روز محشر احسانات کا بدلہ
ملا آقا سے جنہیں خراج تحسین صدیق ہیں بالیقین

میلاد پر خرچ کرنے والا فرمان ہے جن کا
ہو گا جنت میں میرے قریب ترین صدیق ہیں بالیقین

بلایا جائے گا جنہیں جنت کے سب دروازوں سے
راضی ہے جن سے رب العلمین صدیق ہیں بالیقین

کریں تعریف حضرت علی جن کی جرات و بہادری کی
جھکائی نہیں بتوں کے آگے کبھی جبین صدیق ہیں بالیقین

حق کر کے ادا محبوب سے وفا کا صدیقؓ
سکھا گئے جو ہمیں دین مبین صدیق ہیں بالیقین

عدل وانصاف　　　کلام　　　محمد صدیق پرہاروی

طاقت ملی اسلام کو جن کے ایمان لانے سے فاروق اعظم ہیں
ہوئے داخل اسلام میں رسول پاک کے دعا فرمانے سے فاروق اعظم ہیں

برداشت نہیں ہو رہا تھا بہن اور بہنوئی کا اسلام قبول کرنا
بدل گئی دل کی دنیا جنہیں قرآن سنانے سے فاروق اعظم ہیں

دیا لقب فارق آقا نے حق و باطل میں فرق ظاہر کرنے پر
ملی آسمانی مبارک جنہیں غلامیء رسول میں آنے سے فاروق اعظم ہیں

نازل ہوئیں تائید میں آیات قرآن کی بدل جاتا ہے شیطان راستہ
بنتے ہیں دوست رسول جن کو دوست بنانے سے فاروق اعظم ہیں

ترجیح دیں شہزادی سے نکاح کرنے میں حسین کو اپنے بیٹے پر
کریں اولاد سے زیادہ محبت نبی کے گھرانے سے فاروق اعظم ہیں

حاصل ہیں جن کو چار فضیلتیں چراغ ہیں جو اہل جنت کے
سچ ہی کہیں جو بہتر ہیں سارے زمانے سے فاروق اعظم ہیں

ہمدرد ہیں جو دکھیوں، مظلوموں کے عدل و انصاف ہے جن کا یکساں
بچتا نہیں کوئی عدالت سے جن کی سزا پانے سے فاروق اعظم ہیں

دیں سزا اپنے بیٹے کو لے لیں خون بہا اس کا بھی
مرجائے راہگیر کوئی پانی نہ پلائے جانے سے فاروق اعظم ہیں

بہہ رہا ہے دریا آج بھی خط جن کا پڑھنے کے بعد
جیت گئے سارے اصول جنگ جن کے بتانے سے فاروق اعظم ہیں

فرش پر ہی سوجایا کریں کھائیں سادہ غذائیں گزاریں سادہ زندگی
رک جائیں قحط میں گھی اور گوشت کھانے سے فاروق اعظم ہیں

قابل تقلید ہے صدیق آج بھی فلاحی نظام جن کا اصول حکومت
خوش ہوتے ہیں مصطفی یاد جن کی منانے سے فاروق اعظم ہیں

امن پسند کلام محمد صدیق پرہاروی

رسول کریم سے جو وفا کریں عثمان غنی ہیں
دکھیوں، مجبوروں، بیکسوں کا بھلا کریں عثمان غنی ہیں

وقف کر کے خریدا ہوا کنواں میٹھے پانی کا
خود سب کے برابر بھرا کریں عثمان غنی ہیں

لینے جائیں باغ دنیا کا باغ جنت خرید لیں
گھر سے خریدنے جب چلا کریں عثمان غنی ہیں

رو دیں اس لیے قبر کو دیکھ کر اکثر
بچ گئے جو اس سے بچا کریں عثمان غنی ہیں

بانٹ کر مال تجارت اپنا مفت میں غریبوں میں
سہارا بے سہاروں کا بنا کریں عثمان غنی ہیں

حاسد کی جس کے ہے یہ سزا دنیا میں
نماز جنازہ رسول نہ پڑھا کریں عثمان غنی ہیں

دور رہیں بتوں سے قبول اسلام سے پہلے بھی
آیات قرآنی جو لکھا کریں عثمان غنی ہیں

امن پسند ایسے جو خون دشمن بھی نہ ہونے دیں
فساد و فتنوں سے دور رہا کریں عثمان غنی ہیں

دنیا بھر کے مسلمانوں کو قرآن پاک کی
ایک ہی قرات پر یکجا کریں عثمان غنی ہیں۔

لٹا دیں مال و متاع اسلام کی سربلندی کے لیے
سب سے بڑھ کر سخا کریں عثمان غنی ہیں

اطاعت میں سخاوت میں ہر عبادت میں صدیقؓ جو
تلاش رب، رسول کی رضا کریں عثمان غنی ہیں

لاجواب علی　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

کوئی جواب نہیں نبی کا ہیں لاجواب علی
شہر علم ہیں مصطفی اس کا باب علی

رسول پاک کے داماد ہیں حسنین کے بابا
لہلہاتا رہے گا ہمیشہ گلشن ہے شاداب علی

دوں گا جھنڈا فاتح خیبر کے ہاتھ میں
منتظر رہے صحابہ تھے آقا کا انتخاب علی

سوار ہوئے دوش محمد پر مرتضیٰ بت گرائے
اللہ کے گھر میں ہیں توحید کا نصاب علی

کرتا ہے چرچا حیدر کا قرآن میں خدا
پڑھ کے دیکھیے ومن عندہ علم الکتاب علی

گھیر لیا ہے دشمنوں نے چاروں طرف سے
بھاگ جائیں سب ہٹایئے چہرے سے نقاب علی

دیتے ترجیح اطاعت خدا پر اطاعت مصطفی کو
سکھا گئے صدیقؓ بارگاہ نبوت کے آداب علی

صبر نرالا　　　　　کلام　　　　　محمد صدیق پرہاروی

ظلمتوں کے اندھیروں میں اجالا ہے حسین کا
دونوں جہان میں بول بالا ہے حسین کا

جائے گا جنت میں وہی محشر کے دن
دل سے جو ماننے والا ہے حسین کا

سردار ہیں جنت میں جوانوں کے حسنین کریمین
سب شہیدوں میں رتبہ اعلیٰ ہے حسین کا

چاہے جتنے ستم ہوئے زبان پر شکایت نہیں
بازار ظلم میں صبر نرالا ہے حسین کا

گھبرا گھبرا کر کہتے کہتے تھے آپس میں یزیدی
مقابلہ نہیں آساں یہ پالا ہے حسین کا

قربان کر دیا حسین پر اپنے بیٹے کو
قلب رسول میں اُنس دو بالا ہے حسین کا

ہیں علی اور بتول کے دل کے چین
عظمت دیکھیے نانا رسول اللہ ہے حسین کا

پھیلی ہوئی ہے جہان میں روشنی ایمان کی
دروازے پر جہالت کے تالا ہے حسین کا

رنج پہنچے حسین کو چاہتا نہیں ہے اللہ
محب خود آپ رب تعالیٰ ہے حسین کا

مالا مال ہو گئے آئے جو بھی سوالی
سخاوت وعطاء میں ید طولیٰ ہے حسین کا

فرمائے گا فرشتوں سے اللہ بروز محشر صدیقؔ
لے جاؤ جنت میں متوالا ہے حسین کا

رخت سفر　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

چھوڑ کر مدینہ شبیر چل پڑا ہے کربلا کی طرف
اشکبار تھا مدینہ روانہ جب ہوا ہے کربلا کی طرف

مقتل کی نشانی لیے ہوئے برستے موتیوں کے ساتھ
فرمایا محبوب خدا نے یہ ابتداء ہے کربلا کی طرف

سنا جب پیغام یہ یزید کا بیعت میری کر لو
کر کے انکار صاف صاف کہا یہ بلاوا ہے کربلا کی طرف

آخری ملاقات کرتے ہوئے یوں عرض کی نانا سے
نواسہ تیرا اب دین بچانے کو چلا ہے کربلا کی طرف

مسترد کر کے گزارشیں اہل حرم کی حسین نے
کہنے لگے ہم نے رخت سفر باندھ لیا ہے کربلا کی طرف

پڑھ رہے ہیں اہلبیت بہتر ختم قرآن کے ہر رات
عظیم سے عظیم تر دیکھو قافلہ جا رہا ہے کربلا کی طرف

غمگین کرتی ہیں آج بھی ہمیں کربلا کی یادیں
کچھ کم نہیں فاصلہ صدیوں کا ہے کربلا کی طرف

بخش دے گا ضرور اس کو خدا گارنٹی ہے صدیقؔ
حسین کے غم میں آنسو جس کا گرا ہے کربلا کی طرف

گلشن رسول　　　　　　کلام　　　　　　محمد صدیق پرہاروی

ہے بے مثال دنیا میں جذبہ حسین کا
اعلیٰ ہے شہیدوں میں رتبہ حسین کا

سر دے کے دین حق کو نئی عمر دے گئے
پڑھتے ہیں ہم نماز ہے صدقہ حسین کا

قائم رہے گا حشر تک گلشن رسول
کس کی مجال لوٹ لے کنبہ حسین کا

اب تک لرزنے لگتا ہے لشکر یزید کا
لب پہ کسی کے نام جو آیا حسین کا

اس دشت کربلا کو معلیٰ بنا دیا
کتنا بلند تر ہے رتبہ حسین کا

سجدے میں سر جھکا کے جہاں کو بتا دیا
تا حشر یوں رہے گا یہ سجدہ حسین کا

رضواں کہیں شبیر کا ادنیٰ گدا تجھے
بن جا صدیقؔ تو بھی بردہ حسین کا

غم حسین　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

آتے ہیں سن کر آنکھوں میں کربلا کی گفتگو غم حسین کے آنسو
کراتے ہی رہتے ہیں چشمان تر کو یہ وضو غم حسین کے آنسو

لیے ہوئے تھے گود میں نبی سرور سنائی روح الامین نے شہادت کی خبر
نکل آئے مازاغ سے چوم کر حسین کا گلو غم حسین کے آنسو

سیراب کر گئے یہ گلشن خون سے مرجھا رہا تھا جو یزید ملعون سے
بڑھائیں گے ہر دور میں دین مصطفی کی نمو غم حسین کے آنسو

دیکھا نہیں تاریخ نے حسین جیسا صابر نہیں ہے یزید سے بڑا جابر
بہاتا رہے گا ستم پہ عالم رنگ و بو غم حسین کے آنسو

کریں گی مقدمہ قیامت میں بنت رسول بخش دے الٰہی بخش دے امت رسول
دکھا کر خدا کو کپڑوں پر شبیر کا لہو غم حسین کے آنسو

حیدر حسنین عقیل کے فرزندان شہید ہوئے عبداللہ جعفر ابوبکر عثمان شہید ہوئے
چھپ نہیں سکتی حقیقت چھپانے کی تیری یہ خو غم حسین کے آنسو

کی کوشش پانی پیاسوں کو عباس پلائے شور اٹھا خیمے تک جانے نہ پائے
گر گئے اعداء کے وار سے علمدار کے بازو غم حسین کے آنسو

راہ منزل ہیں مثل نوح کا سفینہ محبت اہلبیت سے ہے اہلسنت کا خزینہ
رکھے محبوب صدیقؓ ہے جس کو جنت کی جستجو غم حسین کے آنسو

ذریعۂ نجات کلام محمد صدیق پرہاروی

یہی ہے درس کربلا کا یہی پیغام شہادت ہے
باطل سے ٹکرا جانا جج سے بڑی سعادت ہے۔

بعد از خالق کائنات بلند تر ہے مقام مصطفی
ایک ہے رضا دونوں کی ایک ہی اطاعت ہے۔

نانا اللہ کا نبی ہے ماں بھی ہے بتول
ابن حیدر کے بابا کی کعبہ میں ولادت ہے

پیش ہو کر حسین کے سامنے حر نے کہا
اپنے کیے ہوئے پر مجھے اب بڑی ندامت ہے

آتے ہیں ہمارے پاس ہی بھولے ہوئے بھٹکے ہوئے
آنے والوں کو معاف کر دینا ہماری روایت ہے۔

ابن علی نے کہا یزدیوں سے آنکھیں کھولو دیکھو
کون ہوں میں پہنچانو کس سے میری قرابت ہے

دیکھا صرف ایک بار یہ منظر چشم فلک نے
سر ہے جدا ہے نیزے پر زبان پہ تلاوت ہے

جانا چاہیں جو چلے جائیں یہاں سے اندھیرے میں
میری طرف سے آپ سب کو عام اجازت ہے

میرے خون کے پیاسے ہیں میری ہی جان کے
دشمنی ہے ان کی میرے ساتھ ہی عداوت ہے

نہیں جائیں گے چھوڑ کر ہم تمہیں سب بولے
دونوں جہاں میں تمہارے ساتھ ہی اب ہماری رفاقت ہے

حب اہلبیت سرمایہ ہے صدیقؔ ہمارا فخر اسی پر
یہی نسخہ ہمارے پاس ذریعۂ نجات برائے قیامت ہے۔

بڑی دولت　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

محفل میلاد کی سجائی ہے سجاتے رہیں گے
یادِ محبوبِ خدا منائی ہے مناتے رہیں گے

فرمایا ہے رب کریم نے قرآن پاک میں
عظمت مصطفی کی بڑھائی ہے بڑھاتے رہیں گے

خوش نصیب ہیں در رسول پر آنے والے
امت آقا نے بلائی ہے بلاتے رہیں گے

کرم ہے میرے کریم کا ہم سب پر
بگڑی ہوئی بات بنائی ہے بناتے رہیں گے

بچا کر گمراہی سے جہنم کی آگ سے
مصطفی نے رحمت فرمائی ہے فرماتے رہیں گے

عشق رسول سے بڑی دولت نہیں ہے کوئی
دولت عشق رسول کمائی ہے کماتے رہیں گے

محبت پیارے نبی کی الفت پیارے نبی کی
دل میں اپنے بسائی ہے بساتے رہیں گے

نبی کے عاشقوں نے جشن آمد رسول کی
دنیا میں دھوم مچائی ہے مچاتے رہیں گے

قبول ہیں نیکیاں کی جائیں حب رسول میں
یہی بات تمہیں سمجھائی ہے سمجھاتے رہیں گے

ملے ہیں مل رہے ہیں رتبے بڑے بڑے
قسمت غلاموں کی چمکائی ہے چمکاتے رہیں گے

زہے نصیب ملا ہے یہ اعزاز ہمیں صدیق
نعت نبی کی سنائی ہے سناتے رہیں گے

زمین کربلا   کلام   محمد صدیق پرہاروی

حسین ابن علی نے کیا ہے کاروبار عجب
اس گھرانے میں ہے صبر کا معیار عجب

افسوس کر رہی ہے آج بھی نہر فرات کی
بیٹھے تھے اردگرد میرے پہریدار عجب

دیتی ہے گواہی ہر دور میں زمین کربلا
دیکھے ہیں شوق شہادت سے سرشار عجب

بچایا اسماعیل کو چھری سے حسین نے
ہوئے عالم ارواح میں قول واقرار عجب

جاتا ہوں میدان میں کہتا ہے زین العابدین
رہتا ہے اہلبیت کے خیموں میں بیمار عجب

ہیں تازہ ابھی تک زخم دلوں کے صدیقؔ
لگا ہے کرب وبلا میں ظلم وستم کا بازار عجب

داستان کربلا　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

کچھ ایسی ہے نقش ہے دل میں داستان کربلا
جھکنے نہیں دیتا غیر کے آگے دھیان کربلا

ذبح عظیم کی عملی تفسیر ہیں ابن علی
منیٰ میں ابتداء ہوئی ہے انتہا میدان کربلا

درد دل رکھنے والوں کی کمی نہیں آج
چھلک پڑتی ہیں آنکھیں سن کر بیان کربلا

پیش آئے ہوئے چاہے بیت گئی ہیں صدیاں
ہوئی ہے نہ ہوگی کسی کو پہچان کربلا

لکھ چکے لکھ رہے ہیں لکھتے رہیں گے
نہیں کر سکے گا مکمل کوئی دیوان کربلا

ہمت نہیں رہی دشمن میں مقابلہ کرنے کی
دیکھا جب سنا للکار رہا ہے جوان کربلا

ولادت کے ساتھ ساتھ رہے شہادت کے چرچے
مشہور ہو گیا تھا حیات حسین میں عنوان کربلا

ہر چہرہ غمزدہ تھا ہر آنکھ اشکبار تھی
چلا مدینے سے جب پہنچا مدینے کاروان کربلا

ملتی ہے سند اعزاز کامیاب ہونے کے بعد
عطاء ہوئی سند پہلے پھر ہوا امتحان کربلا

ملا رتبہ کربلا معلیٰ کا دشت کربلا کو
لے آئے تشریف جب اس میں مالکان کربلا

عظمت دیکھیے کٹ کر بھی سر بلند رہا
حسین کی طرح نہیں جھکے صدیقؔ اسیران کربلا

مصرف زندگی   کلام   محمد صدیق پرہاروی

حسین ابن علی کربلا میں سر اپنا کٹا کے چلے
جھکانے آئے تھے جو اپنے آگے وہی اٹھا کے چلے

منا رہا ہے غم حسین کا یہ آسمان آج بھی
زخم ایسا کائنات کے ذرہ ذرہ کو لگا کے چلے

شرف زیارت کا بخش کے ابن عباس کو خواب میں
فرمایا رسول نے خون شہداء شیشی میں سما کے چلے

توہین سر حسین دیکھی نہ گئی زید بن ارقم سے
غلام بن گئے ہو تم یزیدیوان کو بتا کے چلے

جان قربان کر کے ناموس اہلبیت پر ابن عفیف ازدی
یہی ہے مصرف زندگی دنیا والوں سے فرما کے چلے

تعظیم سر حسین کرنے سے ملی راہب کو دولت ایمان
تحریریں عبرت وانجام کی دشمنان حسین کو پڑھا کے چلے

گمان تھا یزیدیوں کو ہوں گے چرچے ہماری بہادری کے
حسین کے سر کو اسی لیے کوفہ میں پھرا کے چلے

داستان اصحاب کہف عجیب سہی عجیب تر ہے قتل میرا
قرآن کے قاری کو ابن حیدر یہی سمجھا کے چلے

ادا کر دیا قرض اپنے نانا کا میدان کربلا میں
یوم الست کا کیا ہوا شبیر وعدہ نبھا کے چلے

پوچھیئے علماء سے لالچی قاتلان حسین کا کیا ہوا انجام
قتل ہوئے سب اسی طرح سلسلے جب سزا کے چلے

کامراں رہے امتحان صبر و رضا میں شہدائے کربلا اسیران کربلا
قربان ہو کر صدیقؔ دین اپنے نانا کا بچا کے چلے

احسانِ اہلبیت   کلام   محمد صدیق پرہاروی

حسین ابن علی کربلا میں آئے ہوئے ہیں
دشت کربلا میں خیمے اپنے لگائے ہوئے ہیں

دیکھو دیکھو جا رہے ہیں حسین مدینے سے
مدینے والے جدائی میں آنسو بہائے ہوئے ہیں

خوف زدہ ہیں خاندان رسول سے اتنے یزیدی
نہر فرات پر بھی پہرے بٹھائے ہوئے ہیں

دکھا کر خطوط کوفیوں کے سب کوفیوں کو
حسین فرمایا ہم تمہارے ہی بلائے ہوئے ہیں

آ رہا ہے علی اکبر اب میدان میں
دیکھ کر یزیدی پہلے ہی گھبرائے ہوئے ہیں

قربان ہو جا حسین پر ماں کہنے لگی
بخشوں گی تجھے جو دودھ پلائے ہوئے ہیں

دیکھے تو کوئی مشک آب حضرت عباس کی
دشمنوں نے جس پر تیر برسائے ہوئے ہیں

ملے گی محشر میں جنت ایسے مسلمانوں کو
دل میں جو یاد حسین بسائے ہوئے ہیں

جاری ہے اب بھی ابن حیدر کی نماز
ابھی تک سجدے میں سر جھکائے ہوئے ہیں

ملا نہیں ہے اعزاز ایسا کسی اور کو
ابن علی نیزے پر قرآن سنائے ہوئے ہیں

کتنا بڑا احسانِ اہلبیت ہے مسلمانوں پر صدیقؔ
دے کر قربانیاں دین مصطفی بچائے ہوئے ہیں

عملی تفسیر   کلام   محمد صدیق پرہاروی

خود عشق نے کربلا میں یہ منظر دیکھا
نیزے پر سجدے میں حسین کا سر دیکھا

تھیں جنت پر جاں نثاران شبیر کی نگاہیں
دشمنان حسین نے دنیا کا مال و زر دیکھا

لے آئے صراط مستقیم پر اہلبیت اسے
جب بھی کوئی راستہ بھٹکا ہوا بشر دیکھا

تیر چلا کر سفاکیت کی انتہا کر دی
گود حسین میں جب ننھا سا پسر دیکھا

بیٹے یا نواسے کے انتخاب کا جب مرحلہ آیا
مصطفی نے اپنا نہیں بیٹی کا جگر دیکھا

کچھ ایسی کیفیت غم حسین ہے کائنات میں
ہم نے جسے بھی دیکھا بچشم تر دیکھا

بیماروں نے شفا پائی زندگی نے جلا پائی
حسنین کی دعاؤں، اداؤں میں ایسا اثر دیکھا

ایک سجدہ ادا نہ ہوا بنت رسول بولی
رات کو تیری میرے اللہ اتنا مختصر دیکھا

رُحَماءُ بَیْنَہُم کی عملی تفسیر ہیں یہ دونوں
اصحاب رسول اہلبیت کو شیر و شکر دیکھا

خون ہی خون ہر طرف اندھیرا دکھائی دیا
بعد شہادت حسین جس نے بھی جدھر دیکھا

اہل بیت کو چاہے جتنی بھی مشکلات آئیں
مصروف نماز، قرآن میں صدیقؔ شام و سحر دیکھا

جواں مردی　　　کلام　　　محمد صدیق پرہاروی

سر کٹانے سے رکتا نہیں نواسہ رسول کا
باطل کے آگے جھکتا نہیں نواسہ رسول کا

ادا کرتا ہے نماز ایسی کہ سجدے میں
رکھ کے سر اٹھتا نہیں نواسہ رسول کا

کرتا ہے دشمنوں سے مقابلہ جواں مردی سے
میدان سے کبھی چھپتا نہیں نواسہ رسول کا

دیتا ہے میزبانی کے بدلے بکریوں کا ریوڑ
احسان کسی کا بھلتا نہیں نواسہ رسول کا

جھولیاں بھر بھر کے دیتا ہے سوالیوں کو
للہ دینے سے اکتا نہیں نواسہ رسول کا

مال و زر سے قیمتی ہے قدموں کی خاک
دنیا میں کبھی بکتا نہیں نواسہ رسول کا

دنگ ہے آج تک کائنات دیکھ کر حوصلہ
شہداء اٹھاتے تھکتا نہیں نواسہ رسول کا

معافی دے دیتا ہے آجائے حر بھی
دل میں کینہ رکھتا نہیں نواسہ رسول کا

ہے دونوں جہاں میں آج بھی حکومت حسین
اقتدار دنیا کو تکتا نہیں نواسہ رسول کا

بعد شہادت بھی رکھا ایفائے عہد کا پاس
بے وفائی کسی سے کرتا نہیں نواسہ رسول کا

ویران گھر کی طرح وہ دل ہے صدیقؔ
جس دل میں بستا نہیں نواسہ رسول کا

خاطر مدارت　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

بجھی عشق دی بجھارت حسین ھے
بچائی اسلام دی عمارت حسین ھے

فرمان مصطفی ھے وچ جنت دے
کرڑیں جواناں دی صدارت حسین ھے

وپار کریندن لوک ہک بئے نال
کیتی رب نال تجارت حسین ھے

ایویں لکھی نہ لکھسی کوئی جیویں
لکھی صبر دی عبارت حسین ھے

جو فہ ڈتے یزید جائیداد پیسے دا
سنڑائی بہشت دی بشارت حسین ھے

پئے کریندے ہن دین نال جہری
مکائی یزیدیاں دی شرارت حسین ھے

در تے آئے سوالی مہمان دی
کیتی خاطر مدارت حسین ھے

اپڑیں پاک خون دے نال کیتی
ایں نظام دی طہارت حسین ھے

نال رہ کے نبی سوہنڑے دی
کیتی ہر ویلے زیارت حسین ھے

ہوش اڑ گئے صدیقؔ یزیدیاں دے
ڈکھائی ایں جھئیں مہارت حسین ھے

یادِ اہلبیت　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

نہیں روکے گا اسے کوئی جنت میں جانے سے
محبت ہے جس کو نبی پاک کے گھرانے سے

دکھا کر خطوط کوفیوں کے دلا کر یاد وعدے
فرمایا آیا ہوں یہاں تمہارے ہی بلانے سے

خوفزدہ تھے یزیدی اتنے نہ جانے دیا قطرہ پانی
پتہ تھا انہیں نہیں بچیں گے ہم پانی پلانے سے

در پہ آیا سوالی نہیں گیا واپس کبھی خالی
سرخرو حر ہو گیا امام کے معاف فرمانے سے

دعوے غم حسین کے درست ہیں اپنی جگہ لیکن
اظہار غم ہوتا ہے آنکھوں سے آنسو بہانے سے

اللہ ہی جانتا ہے کتنی ہیں اس کی اور منزلیں
ابتدائے عشق ہوتی ہے سر کو کٹانے سے

گر ہوتا یزید سچا خود ہی آتا میدان میں
گھبراتا ہے باطل ابھی تک حسین کے سامنے آنے سے

طنز کرنے والے کو ملی ہے کیسی سزا دیکھو
جل گیا آگ میں اپنے گھوڑے کے گرانے سے

وابستہ ہمیشہ رہنا دامن قرآن سے نہ چھوڑنا کبھی
فرما گئے ہیں حسین نیزے پر قرآن سنانے سے

کیا کیا نہ ستم کیے یزیدیوں نے اہلبیت پر
جہنمی بن گئے یزیدی تیر نیزے تلوار چلانے سے

الا المودۃ فی القربیٰ قرآن میں ہے آیا
عمل کرتے ہیں صدیقؔ ہم یاد اہلبیت منانے سے

پیران پیر　　　　کلام　　　　محمد صدیق پرہاروی

دل کے بغداد میں ہے ٹھکانہ غوث اعظم کا
مناتا ہے یادغوث کی دیوانہ غوث اعظم کا

ولادت غوث پر جہاں بھی پیدا ہوئے بیٹے ہوئے
بعد نبی کے معیار ہے جداگانہ غوث اعظم کا

رہتے تھے روزہ سے ایام شیر خواری میں بھی
رہے گا یاد بچپن کا زمانہ غوث اعظم کا

غریب ترین تھا شہر میں امیر ترین بن گیا
مل گیا جب مرید کو نذرانہ غوث اعظم کا

قطب بنا دیے جرم کرنے والے ہو گئے ولی
کر دیتا ہے تبدیل تقدیریں آستانہ غوث اعظم کا

بڑے ملالی رہے والد غوث بغیر اجازت کھانے پر
کتنا پاکیزہ ہے دیکھو آب ودانہ غوث اعظم کا

نانا نبی ہے بابا علی ہے حسنی حسینی ہیں
بڑی عظمت شان والا ہے گھرانہ غوث اعظم کا

سنا دیے اٹھارہ سیپارے پہلے ہی دن استاد کو
رہا شکم مادر پہلا مکتب خانہ غوث اعظم کا

جانتے ہیں بہت کم مسلمان آج تک یہ بات
کتنا ارفع اعلیٰ ہے ذوق شاعرانہ غوث اعظم کا

ملے ہیں اوصاف انبیاء کرام کے پیران پیر کو
خلق رسول ہی ہے خلق کریمانہ غوث اعظم کا

ملتا ہے لطف وسرور صدیقؔ انہیں الفت اولیاء سے
سنتے ہیں جو سناتا ہے ترانہ غوث اعظم کا

معرفت قرآن   کلام   محمد صدیق پرہاروی

نظر آئے گی محشر میں قدر و منزلت قرآن کی
سب کتابوں سے بڑھ کر ہے عظمت قرآن کی

ایک حرف قرآن پڑھنے سے ملتی ہیں دس نیکیاں
کتنی عظیم ہے سمجھو ذرا تلاوت قرآن کی

ریب نہیں ہے اس میں فرما دیا اللہ نے
کوشش نہ کرے کوئی ڈھونڈنے کی شکایت قرآن کی

محفوظ ہے مسلمانوں کے بچہ بچہ کے سینہ میں
اللہ نے عطاء کی ہے انہیں امانت قرآن کی

کرتے ہیں تلاوت لاکھوں مسلمان روزانہ سنتے ہیں لاکھوں
پھیلی ہوئی ہے اس جہان میں شہرت قرآن کی

قرآن جب پڑھا جائے خاموشی سے سنا کرو تم
اللہ ہی سکھا رہا ہے احترام و عزت قرآن کی

فرض ہے قرآن کا سننا یاد رکھوا ے مسلمانو
اہمیت ہے کتنی ہمارے لیے دیکھو سماعت قرآن کی

دین و دنیا کے سب علوم کا منبع ہے یہ
ہر ایک کا مقدر نہیں ہے معرفت قرآن کی

سنتے ہی بدل جاتی ہے کیفیت دل کی
اعجاز ہے یہ قرآن کا ہے کرامت قرآن کی

حرف حرف محفوظ ہے چاہے گزر گئی ہیں صدیاں
اللہ تعالیٰ ہی کر رہا ہے حفاظت قرآن کی

وابستہء قرآن رہیں چاہتے ہیں صدیقؔ جو نجات اپنی
قبول کرے گا اللہ قبر و حشر میں شفاعت قرآن کی

لاکھوں سلام　　　کلام　　　محمد صدیق پرہاروی

صاحب حسن و جمال پہ لاکھوں سلام
حبیب رب ذوالجلال پہ لاکھوں سلام

شامل ہے جو اسم گرامی میں
محمد کی دال پہ لاکھوں سلام

تشریف لائے جس میں پیارے نبی
اس ماہ و سال پہ لاکھوں سلام

خرچ ہو جائے میلاد رسول میں
ایسے بہترین مال پہ لاکھوں سلام

جس کے آنے سے قبلہ تبدیل ہوا
محبوب کے خیال پہ لاکھوں سلام

پتھر کھا کر بھی دعائیں دیں
درگزر استقلال پہ لاکھوں سلام

جسے دیکھ کر دشمن ہوئے لا جواب
ایسے معجزے با کمال پہ لاکھوں سلام

بخشش امت کی جس میں بات ہوئی
شب معراج سوال پہ لاکھوں سلام

آگ بھی نہ جلا سکی جنہیں
اس روٹی رومال پہ لاکھوں سلام

جس سے متانت دکھائی دیتی رہی
خراماں خراماں چال پہ لاکھوں سلام

خوشبو سے جن کی گلیاں مہکیں
زلفوں کے ہر بال پہ لاکھوں سلام

چوما جس جس نے نعلین کو
ہر اس جبال پہ لاکھوں سلام

دیکھنے سے جسے غم بھول گئے
ایسے خوش خصال پہ لاکھوں سلام

ادا کرتے رہے رسول کریم جنہیں
ان افعال و اعمال پہ لاکھوں سلام

نکل کر زباں سے جو حدیث بنے
ایسے پیارے اقوال پہ لاکھوں سلام

ملی ہے سب سے بڑھ کر
سرکار کی اجلال پہ لاکھوں سلام

انتہائی ظلم میں ثابت قدم رہا
اس موئذن بلال پہ لاکھوں سلام

سنایا جو عرش سے واپسی پر
سفر معراج احوال پہ لاکھوں سلام

غارِ حرا پر بنا سفرِ ہجرت میں

اس قدرتی جال پہ لاکھوں سلام

در پہ آنے والے سوالیوں کو

کریں جو مالا مال پہ لاکھوں سلام

اس کائنات بھر میں جس کی

نہیں کوئی مثال پہ لاکھوں سلام

مزمل، مدثر اللہ نے فرمایا جسے

سرکار کی شال پہ لاکھوں سلام

جس خیرات کو لے کر منگتے

ہو گئے نہال پہ لاکھوں سلام

دشمنوں سے جو فرشتوں نے کرایا

محبوب کے استقبال پہ لاکھوں سلام

مصرف ہو جس کا محبت رسول
ایسے بہترین منال پہ لاکھوں سلام

خرید کر عثمان نے تحفہ دیا
علی کی ڈھال پہ لاکھوں سلام

جسے اختیار کرنے کی ترغیب دی
میانہ روی اعتدال پہ لاکھوں سلام

اصحاب رسول پہ صدیق بھیجتے رہو
نبی کی آل پہ لاکھوں سلام